

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

دسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 30 مارچ 2019ء بروز ہفتہ بہترین 22 رب المجب 1440 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواست۔	05
3	مجلس قائمہ برائے محکمہ جات کے لئے اراکین اسمبلی کا منتخب کیا جانا۔	05
4	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	30

ایوان کے عہد پدار

اپنیکر میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اپنیکر سردار بابرخان موسیٰ خیل

الپان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔ جناب شمس الدین
ایڈشنس سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔ جناب عبدالرحمن
چیف رپورٹر۔۔۔۔۔ جناب مقبول احمد شاہوانی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخ 03 / مارچ 2019ء بروز ہفتہ بمناسبت 2 رجب المرجب 1440 ہجری، بوقت دوپہر 12 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت میر عبدالقدوس بن جنوب، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُسْتَرِّنُفْسُّكُمْ مَا قَدَّمْتُ لِغَدِّكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ طِإِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا

تَعْمَلُونَ ﴿١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَيْهُمْ أَنفُسُهُمْ طُ اولیٰکَ هُمْ

الْفَسِيقُونَ ﴿٢﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ط

أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائزُونَ ﴿٣﴾

﴿ پارہ نمبر ۲۸ سورۃ الحشر ایات نمبر ۱۷۰ اتا ۲۰ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہئے کہ دیکھ لے ہر ایک جی کہ کیا بھیجا ہے کل کے واسطے، اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اور مت ہو ان جیسے جنہوں نے بھلا دیا اللہ کو پھر اللہ نے بھلا دیئے اُنکو اُنکے جی، وہ لوگ وہی ہیں نافرمان۔ برابر نہیں دوزخ والے اور بہشت والے، بہشت والے جو ہیں وہی ہیں مراد پانے والے۔ وَمَا عَلَمَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ سُمِّ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ کارروائی شروع کرتے ہیں۔ جی محترمہ۔

محترمہ شکلیلہ نوید نور قاضی: جناب اسپیکر! ہم دو گھنٹے سے آ کر یہاں wait کر رہے ہیں کہ اسمبلی کا اجلاس start ہو لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ کوئی بھی time کی پابندی نہیں کرتا۔ ہم نے اور بھی کام کرنے ہیں۔ اگر یہاں انتظار کر کے، پھر مزید یہاں بحث و مباحثہ میں وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ تو آپ ایک نوٹس جاری کر دیں کہ جو time دیا گیا ہے اُس کی پابندی کے ساتھ اجلاس شروع کیا جائے اور اس میں دریں ہیں کی جائے۔

جناب اسپیکر: جی، آپ کی گورنمنٹ کی حالت بھی بھی میرے خیال میں بہت کمزور ہے جو گورنمنٹ کی پیغام میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی آغا صاحب۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: گزارش یہ ہے کہ دیکھیں! ہماری بہن نے صحیح فرمایا۔ یہاں ہم آتے ہیں، سب لوگوں کے کام ہوتے ہیں اور صحیح گھر سے نکلتے ہیں دس بجے اور یہاں دو دو گھنٹے انتظار کرتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کی طرف سے کوئی موجود نہیں ہوتا۔ جس میں کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے ہمارا بھی، ٹریٹری یونیورسٹیوں کا بھی اور سب کا۔ آپ نے صحیح فرمایا کہ آپ کی ذمہ داری ہے ٹریٹری یونیورسٹی کی ذمہ داری ہے۔ اس کا نوٹس لینا چاہیے آپ کی طرف سے ان کو تنبیہ ہوئی چاہیے۔ دوسری بات یہ کہ بلوچستان اسمبلی ایک پارکنگ بلاک بنی ہوئی ہے۔ جب ہم آتے ہیں تو یہاں سینکڑوں گاڑیاں اسمبلی کے کمپاؤنڈ کے اندر کھڑی ہوتی ہیں۔ تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسمبلی کا کوئی اصول کوئی کنٹرول نہیں ہے کہ جو پارکنگ اسمبلی کے اندر ہے وہ آپ کے لئے معزز اراکین کے لئے ہے یا عام پیلک کے لئے ہے؟ جن کے لئے ہمیں بڑی دشواری ہوتی ہے۔ تو میں سیکرٹریٹ سے گزارش کروں گا کہ اس کے لئے سختی سے پابندی کی جائے اور صرف ان گاڑیوں کو اندر آنے دیا جائے جو حفاظت کے لئے بھی ضرورت ہے اور ہماری سب کی سہولت کیلئے بھی ضروری ہے۔ اور تیسرا گزارش یہ ہے کہ چھوٹیں سے ہم نے سوالات کیئے ہوئے ہیں اور جب بھی سوالات کا وقفہ ہوتا ہے تو گورنمنٹ کی طرف سے جواب آتا ہے ”کجی سوال کا جواب موصول نہیں ہوا ہے“۔ اگرچھ مہینوں میں سوال کا جواب موصول نہیں ہوتا تو ہمارے مطلب پانچ دس سوالوں کے جواب نہیں آتے تو یہ گورنمنٹ کی reflect پر بھی efficiency کرتی ہے جن کا یہ بڑا دعویٰ کرتے ہیں ”کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ آپ کی اسمبلی سیکرٹری سے یہ بھی گزارش ہے کہ ان کو پابند کیا جائے کہ سوالوں کے جوابات پر درہ دونوں کے اندر اندر اسمبلی سیکرٹریٹ کو ملنے چاہئیں اور اس پیکنیش کو ہونا چاہیے۔ کیونکہ گورنمنٹ کی efficiency کا یہ حال ہے اگر اس طرح یہ چلتی رہی تو ہم پانچ سال یہاں بیٹھے رہیں گے اور بعد میں عوام سے جو تے کھانے پڑیں گے۔ تو ہماری بانی ہوگی۔ اور

مجھے امید ہے کہ ان تینوں باتوں پر آپ کچھ فرمائیں گے۔

جناب اسپیکر: جی انشاء اللہ۔ thank you آغا جان۔ رخصت کی درخواست پڑھیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): میکھی شام لعل لال صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کے اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

ایوان کی کارروائی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور مجلس قائمہ برائے مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند(پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائمہ برائے مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات کیلئے ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

جناب اصغر خان اچکزئی صاحب۔ میر اسد اللہ بلوج صاحب۔ نواب زدہ طارق مگسی صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحبہ سردار یار محمد رند صاحب۔ جناب اصغر ترین صاحب۔ جناب شاء اللہ بلوج صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائمہ برائے مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات کے لئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے:-

جناب اصغر خان اچکزئی صاحب۔ میر اسد اللہ بلوج صاحب۔ نواب زدہ طارق مگسی صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحبہ سردار یار محمد رند صاحب۔ جناب اصغر ترین صاحب۔ جناب شاء اللہ بلوج صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائمہ برائے مکملہ ہاؤ سنگ، فریکل پلانگ، شاہرات و تعمیرات تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند(پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائمہ برائے مکملہ ہاؤ سنگ، ہاؤ سنگ اینڈ فریکل پلانگ، شاہرات و تعمیرات کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:

جناب محمد حیم مینگل صاحب۔ جناب حاجی محمد نواز صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ جناب احمد نواز بلوج صاحب

جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب ذیش کمار صاحب۔ جناب گھر ام بکٹی صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی مجلس قائدہ برائے محکمہ ہاؤسنگ، ہاؤسنگ اینڈ فریکل پلانگ، شاہراہات و تعمیرات کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب محمد حیم مینگل صاحب۔ جناب حاجی محمد نواز صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ جناب احمد نواز بلوج صاحب

جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب ذیش کمار صاحب۔ جناب گھر ام بکٹی صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے محکمہ اطلاعات، کھلیل و ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ، میوزیم (عجائب گھر) والا ببریریز کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، اربن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، اربن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے محکمہ اطلاعات، کھلیل و ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ، میوزیم (عجائب گھر) والا ببریریز کے لئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ۔ نوابزادہ گھر ام بکٹی صاحب۔ میر نعمت اللہ زہری صاحب۔ جناب نور محمد دمڑ صاحب۔

جناب محمد خان اتمانخیل صاحب۔ محترمہ شکلیلہ نوید قاضی صاحبہ۔ جناب مکھی شام لاں صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے محکمہ اطلاعات، کھلیل و ثقافت، سیاحت، آثار قدیمہ، میوزیم (عجائب گھر) والا ببریریز کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ۔ نوابزادہ گھر ام بکٹی صاحب۔ میر نعمت اللہ زہری صاحب۔ جناب نور محمد دمڑ صاحب۔

جناب محمد خان اتمانخیل صاحب۔ محترمہ شکلیلہ نوید قاضی صاحبہ۔ جناب مکھی شام لاں صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسوان، زکوٰۃ، عشر اوقاف، حج، تلقیتی امور، و امور نوجوانان کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، اربن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، اربن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے محکمہ سماجی بہبود، ترقی نسوان، زکوٰۃ، عشر اوقاف، حج، تلقیتی امور

وامورنو جوانان کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

جناب احمد نواز بلوچ صاحب۔ مولوی نور اللہ صاحب۔ محترمہ زبیدہ خیر خواہ صاحبہ۔ جناب ٹائنس جانسن صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب محمد عارف محمد حسنی صاحب۔ جناب محمد خان اہڑی صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے ملکہ سماجی

بہبود، ترقی نسوان، زکوٰۃ، عشر و اوقاف حج، اقلیتی امور، وامورنو جوانان کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب احمد نواز بلوچ صاحب۔ مولوی نور اللہ صاحب۔ محترمہ زبیدہ خیر خواہ صاحبہ۔ جناب ٹائنس جانسون صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب محمد عارف محمد حسنی صاحب۔ جناب محمد خان اہڑی صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! کہ مجلس قائدہ برائے ملکہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات،

صوبائی ڈیزاستر میجنمنٹ اتحاری (پی۔ ڈی۔ اے) کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ)؛ میں بشری

رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی

جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے ملکہ داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات، صوبائی ڈیزاستر میجنمنٹ

اتحادی (پی۔ ڈی۔ اے) کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ۔ سردار سرفراز چاکرڈوکی صاحب۔ محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ۔ سردار عبدالرحمن کھیتر ان صاحب

جناب مٹھا خان کا کڑ صاحب۔ جناب حاجی محمد نواز صاحب۔ جناب محمد اکبر مینگل صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے ملکہ

داخلہ و قبائلی امور، جیل خانہ جات، صوبائی ڈیزاستر میجنمنٹ اتحاری (پی۔ ڈی۔ اے) کیلئے درج ذیل اراکین

اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ۔ سردار سرفراز چاکرڈوکی صاحب۔ محترمہ فریدہ بی بی صاحبہ۔ سردار عبدالرحمن کھیتر ان صاحب

جناب مٹھا خان کا کڑ صاحب۔ جناب حاجی محمد نواز صاحب۔ جناب محمد اکبر مینگل صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے ملکہ صحت عامہ و بہبود آبادی کی بابت تحریک

پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ)؛ میں بشری

رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیپلمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

ڈاکٹر ربانہ بلیدی صاحبہ۔ جناب محمد عارف محمد حسنی صاحب۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب۔ جناب حمل کلتی صاحب۔ محترمہ زبیدہ خیر خواہ صاحبہ۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی مجلس قائدہ برائے محکمہ صحت عامہ و بہبود آبادی کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ربانہ بلیدی صاحبہ۔ جناب محمد عارف محمد حسنی صاحب۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب۔ جناب حمل کلتی صاحب۔ محترمہ زبیدہ خیر خواہ صاحبہ۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ و تعلیم، صدارتی پروگرام سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفار میشن ٹیکنالوجی کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیپلمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیپلمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ و تعلیم، صدارتی پروگرام سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفار میشن ٹیکنالوجی کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔ جناب زابد علی ریکی صاحب۔ محترمہ شکلی نوید قاضی صاحبہ۔ محترمہ زینت شاہوی ایڈو وکیٹ صاحبہ۔ محترمہ باول خلیل صاحبہ۔ جناب عمر خان جمالی صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحبہ۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے محکمہ تعلیم، خواندگی وغیرہ رسمی تعلیم، اعلیٰ و تعلیم، صدارتی پروگرام سی ڈی ڈبیوے، معیاری تعلیم سائنس و انفار میشن ٹیکنالوجی کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔ جناب زابد علی ریکی صاحب۔ محترمہ شکلی نوید قاضی صاحبہ۔ محترمہ زینت شاہوی ایڈو وکیٹ صاحبہ۔ محترمہ باول خلیل صاحبہ۔ جناب عمر خان جمالی صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحبہ۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے محکمہ لوکل گورنمنٹ، بلوچستان ڈیپلمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) گا در ڈیپلمنٹ اتحاری (بی۔ ڈی۔ اے) بی سی ڈی اے، شہری منصوبہ بندی و ترقیات کی

بابت تحریک پیش کریں۔

محمد بشیری رند(پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ارین پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ارین پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے مکمل لوکل گورنمنٹ، بلوچستان ڈیپمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) گوارڈ ڈیپمنٹ اتحاری (جی۔ ڈی۔ اے) بی سی ڈی اے، شہری منصوبہ بندی و ترقیات کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

جناب قادر علی نائل صاحب۔ جناب مسعود علی خان لوئی صاحب۔ میرا کبر آسکانی صاحب۔ ملک نعیم خان بازی صاحب۔ جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوی صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے مکمل لوکل گورنمنٹ، بلوچستان ڈیپمنٹ اتحاری (بی ڈی اے) گوارڈ ڈیپمنٹ اتحاری (جی۔ ڈی۔ اے) بی سی ڈی اے، شہری منصوبہ بندی و ترقیات کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب قادر علی نائل صاحب۔ جناب مسعود علی خان لوئی صاحب۔ میرا کبر آسکانی صاحب۔ ملک نعیم خان بازی صاحب۔ جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوی صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے مکمل پلک ہیلٹھ انجینئرنگ، بی۔ واسا بشمول کوئینہ گریٹرو اٹریسپلائی پروجیکٹ کی بابت تحریک پیش کریں۔

محمد بشیری رند(پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ارین پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ارین پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے مکمل پلک ہیلٹھ انجینئرنگ، بی۔ واسا بشمول کوئینہ گریٹرو اٹریسپلائی پروجیکٹ کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

مولوی نور اللہ صاحب۔ جناب محمد حیم مینگل صاحب۔ حاجی محمد نواز صاحب۔ جناب ثناء اللہ بلوج صاحب۔

جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب: جناب مبین خان خلجمی صاحب۔ میر نصیب اللہ مری صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ جب منظور ہوتا ہے تو ہوتی ہے تھوڑا خوشی ہوتی ہے کہ بھی گورنمنٹ کی طرف سے اور اپوزیشن کی متفقہ طور پر کوئی چیز منظور clapping ہوئی ہے۔ ایسی خاموشی میں پتہ نہیں چلتا ہے کہ کوئی چیز منظور ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے۔۔۔ (مداغلت) جی۔ وہ تو اور

چیز ہے ناں ابھی آپ کے مفاد میں ہے۔۔۔ (مداخلت) نہیں، آپ لوگوں کا ساتھ دے رہے ہیں ناں۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ پلک ہیلٹھ انجینئرنگ، بی۔ واسا بشمول کوئی گریڈ واٹر سپلائی پروجیکٹ کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

مولوی نور اللہ صاحب۔ جناب محمد حیم مینگل صاحب۔ حاجی محمد نواز صاحب۔ جناب شاء اللہ بلوچ صاحب۔
جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب مبین خان خلجمی صاحب۔ میر نصیب اللہ مری صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاٹشی و تو انائی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی
حیات کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ) : میں بشری
رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی
جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاٹشی و تو انائی، ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات کیلئے درج
ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

جناب محمد اکبر مینگل صاحب۔ جناب زادبعلی ریکی صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ جناب حمل کلمتی صاحب۔
محترمہ مذینت شاہوں ایڈووکیٹ صاحبہ۔ جناب محمد خان لہڑی صاحب۔ جناب عمر خان جمالی صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ تحریک منظور ہونے سے
پہلے آپ لوگ clappings کریں۔ گورنمنٹ والوں کو تو تھوڑا زیادہ کرنی چاہیے۔۔۔ (مداخلت) کیا مطلب
ہے؟ نہیں، دیکھیں یہ کمیٹیوں کی منظوری گورنمنٹ کی کامیابی ہے۔ تو آپ لوگ بالکل ایسے خاموش ہیں۔ یہ تو شکر
کریں کہ اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے۔ ایسے نہیں لگ رہا ہے کہ کوئی خوشی والا ماحول ہے اس ہاؤس میں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! اصل میں آج حکومت کو سیاہ پیالا باندھنی چاہیے تھیں۔

جناب اسپیکر: کس خوشی میں؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ آپاٹشی و تو انائی، ماحولیات، جنگلات
و جنگلی حیات کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب محمد اکبر مینگل صاحب۔ جناب زادبعلی ریکی صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ جناب حمل کلمتی صاحب۔

محترمہ مذینت شاہوں ایڈووکیٹ صاحبہ۔ جناب محمد خان لہڑی صاحب۔ جناب عمر خان جمالی صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائمہ برائے محکمہ زراعت و کوآپریٹو سوسائٹی، لاپیو اسٹاک،

ڈیری ڈیولپمنٹ، ماہی گیری و خوراک کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے محکمہ زراعت و کوآپریووسسائٹی، لا یواشاک، ڈیری ڈیولپمنٹ، ماہی گیری و خوراک کیلئے درج ذیل ارکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

میر یونس عزیز زہری صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوائی صاحب۔ محترمہ شکلیلہ نوید قاضی صاحب۔ جناب اصغر خان ترین صاحب۔ جناب حمل کلمتی صاحب۔ جناب عبد الرشید صاحب۔ محترمہ لیلی ترین صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے محکمہ زراعت و کوآپریووسسائٹی، لا یواشاک، ڈیری ڈیولپمنٹ، ماہی گیری و خوراک کیلئے مندرجہ ذیل ارکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

میر یونس عزیز زہری صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوائی صاحب۔ محترمہ شکلیلہ نوید قاضی صاحب۔ جناب اصغر خان ترین صاحب۔ جناب حمل کلمتی صاحب۔ جناب عبد الرشید صاحب۔ محترمہ لیلی ترین صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے محکمہ مالیات، ایکساائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف روینیو اور ٹرانسپورٹ کیلئے درج ذیل ارکین اسمبلی کو منتخب کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے محکمہ مالیات، ایکساائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف روینیو اور ٹرانسپورٹ کیلئے درج ذیل ارکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

میر جان محمد خان جمالی صاحب۔ سردار یار محمد رند صاحب۔ جناب احسان شاہ صاحب۔ محترمہ ڈاکٹر بابہ بلیدی صاحب۔ جناب دنیش کمار صاحب۔ جناب اصغر خان ترین صاحب۔ جناب یونس عزیز زہری صاحب۔

جناب اسپیکر: وہ ان کا گروپ کا ہے آپ لوگوں کو کیا مسئلہ ہے؟ وہ گورنمنٹ کا مسئلہ ہے اپوزیشن کا کیا ہے۔

آج ایسا لگ رہا ہے کہ یہ ساری تحریکیں پیش ہو رہی ہیں اپوزیشن کے لئے ہیں۔ ہے یا نہیں ہے وہ گورنمنٹ پیش کر رہی ہے۔۔۔ (مداخلت) ہے؟ اچھا! پھر صحیح ہے۔ clapping تھا یہ کیا تھا اتنا؟ صحیح میرے خیال میں ناشستہ۔

یہ گورنمنٹ والوں کی تحریک ہے۔ آپ لوگوں کی کامیابی ہے آپ اس پر خوشیاں منائیں۔ ہاں۔۔۔ (مداخلت) کیا

بناتے ہیں؟۔۔۔ (مداخلت) کام ہور ہے ہیں آپ لوگ یقین نہیں کرتے ہیں ہماری گورنمنٹ پر۔ ہماری گورنمنٹ نہیں، مطلب گورنمنٹ کے پیغز والوں پر۔۔۔ (مداخلت) یہ جمہوریت کا حصہ ہے آپ لوگ اس پر لڑائی نہیں کریں۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس قائدہ برائے محکمہ مالیات، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف ریونیوا اور ٹرانسپورٹ کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے:-
میر جان محمد خان جمالی صاحب۔ سردار یار محمد ند صاحب۔ جناب احسان شاہ صاحب۔ محترمہ ڈاکٹر ربانہ بلیدی صاحب
جناب دنیش کمار صاحب۔ جناب اصغر خان ترین صاحب۔ جناب یوسف عزیز زہری صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے صنعت و حرفت، کان کنی و معدنی ترقی، محنت و افرادی قوت کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ بشری رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ): میں بشری رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے کیوڈی اے، ار بن پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے صنعت و حرفت، کان کنی و معدنی ترقی، محنت و افرادی قوت کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:-

جناب گھر ام بکٹی صاحب۔ سردار عبد الرحمن کھیڑان صاحب۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب۔ میر نصیب اللہ مری صاحب۔ جناب احسان شاہ صاحب۔ جناب زا بدلی ریکی صاحب۔ جناب ملکھی شام عل صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)
شکر ہے۔ دنیش کے ہاتھوں کی آواز آگئی۔ مُند کی آواز تو بند کر دی ہے۔ اچھا! مجلس قائدہ برائے صنعت و حرفت، کان کنی و معدنی ترقی، محنت و افرادی قوت کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب گھر ام بکٹی صاحب۔ سردار عبد الرحمن کھیڑان صاحب۔ سردار محمد صالح بھوتانی صاحب۔ میر نصیب اللہ مری صاحب۔ جناب احسان شاہ صاحب۔ جناب زا بدلی ریکی صاحب۔ جناب ملکھی شام عل صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس قائدہ برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، ہیں الصوبائی رابطہ، قانون و پارلیمانی امور، پرو سکیوشن اور انسانی حقوق (یاد گیر کوئی محکمہ جس کا ذکر کسی کمیٹی میں نہ ہو) کی بابت تحریک پیش کریں۔ یہ آپ کی اپنی تحریک ہے۔

ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری): میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے

تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس قائدہ برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ، قانون و پارلیمانی امور، پرو سکیوشن اور انسانی حقوق (یادگیر کوئی محکمہ جس کا ذکر کسی کمیٹی میں نہ ہو) کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ۔ جناب محمد خان اتنا خیل صاحب۔ جناب محمد بنیں خلجمی صاحب۔ جناب دشک کمار صاحب جناب سکندر علی عمرانی صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوی صاحب۔ حاجی محمد نواز صاحب۔

جناب اسپیکر: یہ آدھے آدھے میں پیش کر رہے ہیں، پارلیمانی امور کا منسٹر کون ہیں؟ ضیاء صاحب خود ہیں۔ نہیں، کسی کے پاس وہ نہیں ہے ڈیپارٹمنٹ پارلیمانی؟ اچھا! تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) مبارک، مبارک۔ مجلس قائدہ برائے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی، بین الصوبائی رابطہ، قانون و پارلیمانی امور، پرو سکیوشن اور انسانی حقوق (یادگیر کوئی محکمہ جس کا ذکر کسی کمیٹی میں نہ ہو) کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ۔ جناب محمد خان اتنا خیل صاحب۔ جناب محمد بنیں خلجمی صاحب۔ جناب دشک کمار صاحب جناب سکندر علی عمرانی صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوی صاحب۔ حاجی محمد نواز صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس حسابات عامہ کی بابت تحریک پیش کریں۔ ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری): میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس حسابات عامہ کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

جناب اختر حسین لاگو صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہوی صاحب۔ جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب زابد علی ریکی صاحب۔ میرا سد اللہ بلوچ صاحب۔ سردار یار محمد رند صاحب۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ جناب عبدالحالق ہزارہ صاحب۔ انجینئر زمرک خان اچنڈی صاحب۔

جناب اسپیکر: اس پر تو میرے خیال میں اپوزیشن بہت زیادہ ہی clapping کرے گی۔ ابھی تک منظوری نہیں ہوئی ہے۔ میں ابھی جاؤں گا نہیں اس کو اگلے سیشن کے لئے رکھتے ہیں ہاں۔۔۔ (مدخلت) میں نے کہا کہ شاید آپ لوگ اس پر خوش نہیں ہیں ہاں؟ ہاں، ڈیفیر کر دیں؟ ووٹنگ کریں گے، ووٹنگ میں۔ آیا اس کو اگلے سیشن کے لئے ڈیفیر کیا جائے؟۔۔۔ (مدخلت) ووٹنگ میں آپ لوگ سے زیادہ ہیں۔ اچھا! منظور کریں۔ اختر لاگو اس میں زیادہ interest لے رہا ہے۔ اچھا! منظور کیا جائے؟ چلو کر دیتے ہیں۔ جی تحریک تو پیش ہوئی ہے۔

آیا تحریک کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس حسابات عامہ کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔ اب منتخب کیا گیا ہے۔ clappings بنتا ہے۔

جناب اختر حسین لاگو صاحب۔ سید محمد فضل آغا صاحب۔ ملک نصیر احمد شاہواني صاحب۔ جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ جناب زايد علی ریکی صاحب۔ میر اسد اللہ بلوچ صاحب۔ سردار یار محمد رند صاحب۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ جناب عبدالخالق ہزارہ صاحب۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات کی بابت تحریک پیش کریں۔ ڈاکٹر ربانہ بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری): میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، پارلیمانی سیکرٹری، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

محترمہ شاہینہ کا کٹر صاحبہ۔ محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ میر اسد اللہ بلوچ صاحب۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ محترمہ زینت شاہواني ایڈووکیٹ صاحب۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس برائے قواعد و انصباط کار و استحقاقات کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

محترمہ شاہینہ کا کٹر صاحبہ۔ محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ میر اسد اللہ بلوچ صاحب۔ انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب۔ جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب۔ محترمہ زینت شاہواني ایڈووکیٹ صاحب۔

جناب اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس برائے مالیات، بلوچستان صوبائی اسمبلی کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔ (مداخلت)۔ اچھا! مسئلہ نہیں ہے کام آپ لوگوں کے پاس جائے گا میرا تو کوئی کام نہیں ہے۔ اس کو اگلے اجلاس میں ڈیفر کر دیں۔۔۔ (مداخلت) اچھا! کیونکہ میں تو one man show میں ہوں۔ اگر وہ مجرم آ جاتا ہے تو وہ میرے لیے مصیبت ہو جاتی ہے۔ تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی: میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس برائے مالیات، بلوچستان صوبائی اسمبلی کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

اپسیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی۔ وزیر خزانہ۔ میر جان محمد جمالی صاحب۔ جناب اختر حسین لانگو۔ جناب اصغر خان اچھزئی صاحب۔ جناب اصغر علی ترین صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحب۔

جناب اپسیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس برائے مالیات، بلوچستان صوبائی اسمبلی کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

اپسیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی۔ وزیر خزانہ۔ میر جان محمد جمالی صاحب۔ جناب اختر حسین لانگو۔ جناب اصغر خان اچھزئی صاحب۔ جناب اصغر علی ترین صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحب۔

جناب اپسیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس برائے سرکاری مواعید کی بابت تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر ربانہ خان بلیدی: میں ڈاکٹر ربانہ بلیدی، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ مجلس برائے سرکاری مواعید کیلئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے۔

ڈاکٹر ربانہ بلیدی صاحب۔ جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب۔ میر ضیاء اللہ لانگو صاحب۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحب۔ جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔ جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب اپسیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک کو منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس برائے سرکاری مواعید کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر ربانہ بلیدی صاحب۔ جناب سلیم احمد کھوسہ صاحب۔ میر ضیاء اللہ لانگو صاحب۔ جناب ظہور احمد بلیدی صاحب۔ محترمہ بشری رند صاحب۔ جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔ جناب ثناء اللہ بلوچ صاحب۔

جناب اپسیکر: وہ ایک میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے last اولے کی۔ ہائل تو نہیں چاہیے آپ لوگوں کو؟۔ پھر ہائل نہیں چاہئے نا۔ پھر کیسے منظور نہیں کرتے ہو۔ تو اسی لیئے میں کہتا ہوں کہ کیسے اسکی حمایت میں بات نہیں کرتے ہو۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور! مجلس برائے ہاؤس اینڈ ڈاکٹر ربانہ بلیدی کی بابت تحریک پیش کریں۔

محترمہ لیلی ترین: میں لیلی ترین، وزیر قانون و پارلیمانی امور، تحریک پیش کروں گی کہ مجلس برائے ہاؤس اینڈ ڈاکٹر ربانہ بلیدی کے لئے درج ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جائے:

ڈپٹی اپسیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی۔ محترمہ شاہینہ خان کا کڑ صاحب۔ محترمہ بانو خلیل صاحب۔ جناب ٹائیس جنس صاحب۔ محترمہ ڈاکٹر ربانہ خان صاحب۔ جناب محمد بنین خلجی صاحب۔

جناب اپسیکر: ڈپٹی اپسیکر صاحب نے تو کچھ بولا نہیں ہے۔ آپ کیوں clapping کر رہے ہیں؟ تحریک منظور ہوئی مجلس برائے ہاؤس اینڈ ڈاکٹر ربانہ بلیدی کیلئے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو منتخب کیا جاتا ہے۔

ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی۔ محترمہ شاہینہ خان کا کڑ صاحب۔ محترمہ بانو خلیل صاحبہ۔ جناب ٹائیمس جانس صاحب۔ محترمہ ڈاکٹر ربانہ خان صاحبہ۔ جناب محمد بنی خلیل صاحب۔
جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی۔ جی ملک سکندر صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): اٹھائیں تاریخ کو ہمارے محترم قائد ایوان نے ایک بہت بڑی لمبی تقریر گھنٹے سے زائد کی ہے۔ جناب اسپیکر! یہ چونکہ انتہائی اہم ہے اور ہم نے اس وقت اس لئے ان کی تقریر کے بارے میں کچھ نہیں کہا کہ اخلاقی طور پر قائد ایوان جب تقریر ختم کرے، تقریر کے last میں، تو اس کے بعد کوئی تقریر مناسب نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اس کا مطلب پہلے آپ لوگوں نے اپنے مجلس جتنے تھے قائمہ کمیٹیاں، جتنے تھے آپ نے انکو منظور کئے، اور وہ سرکاری کارروائی کے ٹائم پر آپ لوگوں نے بولنا شروع کر دیا۔

قائد حزب اختلاف: اصل میں یہ کہ ہم نے اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی تقریر میں نہ تو کوئی مداخلت کی، نہ ان کوئی جواب دیا لیکن یہ ہمارا حق بتتا ہے کہ جس طرح انہوں کہایا جو اتنی لمبی تقریر کر کے انہوں نے اس حکومت کے بارے میں اپنے اظہار خیال کیا۔ اور ہمارے حزب اختلاف پر چڑھائی کیا، دھمکی دی۔ اور یہ ساری چیزیں ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ جناب کے سامنے ہاؤس کے سامنے اور بلوچستان کے لوگوں کے سامنے رکھیں۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! قائد ایوان اگر آجائیں تو پھر آپ کریں۔

قائد حزب اختلاف: کاش وہ آتے۔

جناب اسپیکر: شاید آجائیں گے، کوئی میں تو ہیں تھیں ایم صاحب۔ وہ کوئی میں ہی ہیں تھیں ایم صاحب، وہ آرہے ہیں میرے خیال سے اور جب وہ آجائیں آپ بات کریں گے تو انکو بھی پتہ چلے گا کہ کیا ہوا۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! اب وہ آئیں گے یا نہیں؟۔ آنا تو ان کو گیارہ بجے چاہیے تھا تاکہ یہ ہاؤس چلتا اور اب کارروائی ختم ہوتی۔ تشریف نہیں لائے ہیں۔ اب اس بات کی کوئی یقین دہانی نہیں ہے کہ وہ تشریف لا کیں گے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ہمارا حق بتتا ہے۔ ہمارا fundamental حق ہے کہ ہم پر اگر کوئی تقيید کرتا ہے، ہمارے بارے میں کوئی اظہار رائے کرتا ہے۔ تو اس کا ہم ظاہر ہے کہ اس کے بارے میں ہم اپنے explanation دیں۔ اور اس کے بارے میں ہم اپنا جواب پیش کریں۔ تو اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا۔ ہاؤس کے اندر at ہیں لیڈر آف ہاؤس اینڈ لیڈر آف الپوزیشن کہ جو انکے مراعات ہیں otherwise par ہاؤس کے importance ایجاد ہے۔ لیکن ہمیں بھی اپنی اوپر جو لگائے گئے الزامات ہیں، اس کے

بارے میں ہمیں جوب کا حق ہے۔ تو میں گزارش کروں گا۔ یہ عرض ہے کہ جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے جو تقریری کی، ہمیں ہم پر طنز کیا، ہمیں دھمکی slow, slow دی۔ اور اس طرح اپنے آپ کو ارفح اور اعلیٰ ثابت کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ انگلینڈ میں یا پیس میں جوان لوگوں کو اردو آتی ہو وہ بھی شاید یہ سوچیں کہ اگر بلوچستان میں اتنی ترقی ہو رہی ہے اور بلوچستان اتنا مشابی بنتا جا رہا ہے۔ تو ہمیں بھی چاہیے کہ جا کے واٹک میں اپنا گھر بنائیں۔ اگر انہوں نے یہ تقریر سنی ہوگی۔ ظاہر ہے وہ اس لئے کہ ان کی تقریر یا اس طرح تھا ”کہ سارا کچھ ہو گیا، کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ بلوچستان آباد ہے۔ ہم اس بلوچستان کو پتہ نہیں کیا کیا سے کیا بنائیں گے“۔ اس حوالے سے میں نے کہا کہ اگر کہیں کسی نے یہ وزیر اعلیٰ صاحب کی تقریر سنی ہوگی۔ تو وہ یہی سوچے گا کہ جی جلدی سے جائیں بلوچستان کے کسی کو نے میں جا کے اپنا گھر بنائیں۔ یہ تو ہر جگہ سے سیوٹزرلینڈ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اور یہاں سب کچھ میسر ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! جہوریت کے کچھ اصول ہوتے ہیں۔ جہوریت ایک اخلاقی دنیا میں باعمل زندگی گزارنے کو کہتے ہیں۔ سیاسی اور جمہوری عمل ایک اخلاقی علم ہے۔ اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے دونوں طرف کے لوگ یہ عوام کے منتخب نمائندے ہیں۔ جو حیثیت حزب اقتدار کی ہے، وہی حیثیت حزب اختلاف کی بھی ہے۔ اور اسی انداز سے انکو بھی دیکھا جائے جس طرح اقتدار کے ساتھی ہیں۔ لیکن ہمارا صرف ایک کہنا ہے یہاں اس ہاؤس میں جب سے ہم آئے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں خدا کیلئے بلوچستان کی ترقی کے ان تمام زاویوں پر سوچا جائے۔ اور قدم اٹھایا جائے۔ اور دوسری بات ہم یہاں یہ کرتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہیں کہ ہمیں صرف اس بات کی یقین دہانی کرائی جائے، اس بات کو یقینی بنائی جائے کہ جن جن حقوقوں سے ہمارا تعلق ہے، اُنکے عوام بیگناہ ہیں، وہ معصوم ہیں۔ اُنکو اسلئے سزا نہیں دی جائے کہ ہم اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُنکو اسلئے اُنکے اپنے حقوق سے محروم نہ کیا جائے کہ ہم اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور جناب اسپیکر صاحب! دوسری روایت جہوریت کی یہ ہے کہ اقتدار کے لوگ چاہے تسلیم کریں یا نہ کریں۔ حزب اختلاف کے لوگ اپنے علاقوں کے، اپنے حقوقوں کے نمائندے ہیں۔ اب اگر اس طرح کیا جاتا ہے جناب اسپیکر! کہ اُنکو نیچا دکھانے کیلئے، اُنکو اُنکے اپنے حلقوں میں بدنام کرنے کیلئے، اُنکے پیچھے اپنے پارٹی کے لوگوں کو ڈالا جائے۔ اور اُنکے ذریعے اُنکو یہ باور کرایا جائے ”کہ تمہارا کام تو میں کروں گا، وہ فلاں جو تمہارا نمائندہ ہے وہ تو حزب اختلاف میں ہے وہ کچھ بھی ایک روپیہ بھی حاصل نہیں کر سکتا وہ تمہارے لئے ایک واٹر سپلائی نہیں بناسکتا۔ وہ تمہارے لئے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تمہارے کام کروں گا“۔ اور اس کی واضح مثالیں ہیں اس کے واضح ثبوت ہیں کہ اس قسم کے جا کے ان کو کہا گیا ”کہ جی کہ تمہارے لئے یہ یہ کام میں کروں گا، آرسی میں بناؤ نگا، واٹر سپلائی میں اسکیم میں بناؤ نگا“۔ تو اخلاقی دنیا میں یہ ایک ایسا عمل

ہے جس کو کسی بھی صورت میں جمہوری نہیں کہا جاسکتا۔ 25 جولائی سے پہلے جو صاحبان جن حلقوں کے نمائندے تھے، اُنکا حق بننا تھا کہ اپنے علاقے کے لوگوں کو جس قدر ان کی خواہش ہو یا جس طرح ان کی ضرورت ہو، وہ ضرورت پوری کریں۔ لیکن 25 جولائی کے بعد جب انتخابات ہوئے، ایکیشن کمیشن نے نوٹیفیکشن جاری کیا، اُس کے بعد جن حلقوں کے جو بھی نمائندے ہیں، ان کا حق بننا ہے کہ اپنے علاقے کے عوام کے ساتھ وہ رہیں۔ تو یہ اخلاقی دنیا کی پامالی، ہمارے بلوچستان میں عام ہے، apparent ہے، ساری دنیا دیکھ رہی ہے۔ ویسے کہیں کہ ایک جمہوری عمل ہے یا جمہوری حکومت ہے کسی صورت میں یہ ایسی صورتحال نہیں ہے۔ جناب اسپیکر! یہاں کہا جاتا ہے ”کہ ہم نے کرپشن کا خاتمہ کرنا ہے“۔ بلکہ وزیر اعلیٰ صاحب تو فرمایا کہ کرپشن تو ہو گیا ختم۔ آپ لوگ وہ پہیہ ان کا جام ہے جو کرپشن کرتے تھے وہ کرپشن نہیں کر سکتے ہیں اس لئے اب وہ ہر جگہ شکایتیں لیے پھرتے ہیں۔ اصل صورتحال ہم سب کے سامنے ہے۔ ٹریڑری پتھر کے حضرات کے سامنے بھی ہے، ہمارے سامنے بھی ہے اور جناب اسپیکر صاحب! آپ کے سامنے بھی ہے کہ اگر پی ایس ڈی پی 2018 اور 2019 جس کو ابھی three,four تالے گئے ہوئے ہیں۔ اگر وہ جولائی یا اگست میں کھول دیا جاتا تو اب صورتحال آجاتی کہ کیا صورتحال ہے۔ اب تک تو صرف advertisement پر معاملات چل رہے ہیں۔ تو اس لئے اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب اسپیکر! یہ دیکھا جائے کہ کرپشن کے خاتمے کیا اقدامات ہوئے ہیں؟ اس ہاؤس میں جناب! ایک تحریک پیش ہوئی کہ سیندک پر ایک کمیٹی ہاؤس کی بنائی جائے۔ سیندک میں کرپشن ہو رہا ہے۔ سیندک میں حقوق کا خورد برد ہو رہا ہے۔ سیندک سے جو کچھ آتا ہے وہ دنیا میں چلا جاتا ہے لیکن بلوچستان کے لوگوں کو اس کا کوئی حق نہیں ملتا۔ یہاں ہاؤس نے کمیٹی بنائی وزیر اعلیٰ یہ کہا ”کہ جی چھ چھ افراد پر یا پانچ پانچ افراد پر مشتمل کمیٹی بھی بنائی جائے“۔ جناب اسپیکر! اٹھارہ اکتوبر کے اجلاس میں یہ کمیٹی بنی۔ اور اس کمیٹی نے یہ کرنا تھا کہ اس ظلم سے لوگوں کو نجات دلانے کے لئے، جناب کے سامنے آ کر رپورٹ پیش کرنی تھی اور یہ جو سارا کچھ آپ کے سامنے آ جاتا تھا۔ یہ نوٹیفیکشن ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! 16 اکتوبر 2018ء:

Consequent upon passing of a Resolution No.3, moved by Mr.Sanaullah Baloch, Member, Balochistan Provincial Assembly in the sitting held on 04th October, 2018 and on keen desirous of Honourable Members, The Honourable Speaker has been pleased to constitute a House Committee comprising the following Honourable

Members to take up the matter on federal level, the concerned authorities and derives ways to see considerable solution of handing over Sandak Gold and Coppers Project to the Province of Balochistan, following the constitutional amendment.

اس میں جناب! گیارہ ممبران بنے ہیں، یہ 18 اکتوبر کو۔۔۔ (مداخلت)۔ میری گزارشات میں notify کرنا جو ہے، بعد میں پھر اپنی رائے دیں، اس وقت میں اپنی گزارش کر ہاں۔

جناب اسپیکر: نہیں point of order پر کر سکتا ہے۔

قائد حزب اختلاف: 18 اکتوبر کو بنا ہے۔ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر۔ جنوری۔ فروری۔ مارچ۔ جناب! اب آٹھ مہینے ہوئے ہیں اس کمیٹی کو۔ نہ تو اس کمیٹی کی کوئی میئنگ بلائی گئی ہے، ناں اس کمیٹی کو کوئی task دیا گیا ہے۔ اب جب کمیٹی کی کوئی میئنگ نہیں ہوئی ہے تو کمیٹی کیا رپورٹ پیش کر گی۔ اب یہ کہا جاتا ہے ”کہ جی یہاں پر ہم نے کرپشن کے تمام راستے بند کر دیے ہیں؟ گولڈ اینڈ کاپر کی کرپشن سرعام ہو رہی ہے یہاں کمیٹی بلائی گئی ہے اس معزز ہاؤس نے لیکن اس کے بارے میں کوئی کارروائی اب تک نہیں ہوئی ہے۔

میر محمد عارف محمد حسni (وزیر خزانہ): کون بلایگا؟ میں بھی ممبر ہوں۔ ہمیں تو نہیں بلایا کہ نہیں آئے ہیں یہاں کمیٹی کی میئنگ میں۔ تو اسپیکر صاحب! آج بتا دیں دو، تین میں میئنگ بلا دیں آجائیں۔

جناب اسپیکر: یہ کمیٹی کس نے بنائی چیف منستر نے بنائی ہے یا ہاؤس نے بنائی ہے؟

وزیر خزانہ: ہاؤس نے بنائی ہے یہ۔

قائد حزب اختلاف: چیف منستر کی رضامندی سے۔

وزیر خزانہ: سرا یہ ہاؤس نے بنائی ہے۔

قائد حزب اختلاف: ان کے الفاظ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ اتنا تو ظاہر نہیں لینا چاہ رہا تھا معزز ہاؤس کا۔ میں چار رہا تھا کہ جلدی جلدی اپنی بات مکمل کرتا۔ یہ جناب! وزیر اعلیٰ صاحب جو during discussion یہ جو آئی قائد ایوان کا فرمان ہے، ”جی بالکل، آپ تو کمیٹی ویسے کبھی بھی بناسکتے ہیں، ہمارے بغیر پوچھے بھی بناسکتے ہیں،“۔

جناب اسپیکر: چلو کمیٹیاں تو بن چکی ہیں ناں۔

قائد حزب اختلاف: ”کمیٹی ٹریئری پیپر کی طرف سے ہم نام دیں گے انشاء اللہ اپوزیشن سے آپ اپنی طرف

سے نام دیں چار، چار یا پانچ، پانچ افراد ہوں۔ جس کا کوئی بھی ترتیب ہو، تو یہ unanimously یہ میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ ہاؤس کی طرف سے بھی۔۔۔

جناب اسپیکر: اور ملک صاحب! ایسا کریں کہ کونسا دن منظور ہو گا کہ آپ اپوزیشن اور گورنمنٹ پیغام کے۔

وزیر خزانہ: جناب اس کی میئنگ Monday کو بلا لیں۔

جناب اسپیکر: Monday کو مناسب رہے گا۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! اس وقت تو میں یہ آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: چلو وہ ہو گیا ہے۔

وزیر خزانہ: سر! دو تاریخ کو اجلاس سے پہلے بلا لیں یہ کر لیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! آپ کی خدمت میں یہ تمام تفصیلات بتا دیئے۔۔۔

وزیر خزانہ: ملک صاحب! آپ کی بات کا ثرہ رہا ہوں میئنگ ہم نے نہیں یہاں ہاؤس نے بلا نی ہے۔

جناب اسپیکر: Monday بلا لیتے ہیں۔ اب کارروائی آگے بڑھائیں یا نہیں؟

قائد حزب اختلاف: اسپیکر صاحب! اب آپ بلا میں یانہ بلا میں۔ اب میرے محترم دوست اس کا مطالباً کریں یانہ کریں۔ اب جو بھی حکومت جو بھی فرمائے جیسے۔ لیکن میں صرف جناب کے سامنے یہ بات رکھنی تھی کہ یہ جو کچھ کہا جا رہا ہے یہ غلط ہے۔ اس لئے میں نے اس کی نشاندہی کی ہے۔ اب وہ بعد میں آپ حکم دے جیسے بھی کریں۔ میرے فاضل دوست جیسے بھی کہیں اس پر عمل ہاؤس سے مجھے کوئی انکار نہیں ہے میں تو صرف اس وقت ان حالات کی نشاندہی کر رہا ہوں جناب۔

وزیر خزانہ: جناب ملک صاحب! میں اس کی تھوڑی سی ایک بات کروں اس کے حوالے سے۔

قائد حزب اختلاف: جناب! مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیں۔

جناب اسپیکر: point of order پر بات کر سکتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے عرض کرتا ہوں۔

وزیر خزانہ: ملک صاحب! یہ فائل کر لیتے ہیں نال دو تاریخ کو پھر دو گھنٹے دو گھنٹے بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف: آپ بول دیجیے۔ آپ move کر دیجیے۔ لیکن مجھے کم از کم اپنا point واضح کرنے دیجیے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں دونوں طرف سے یہ قرارداد move کی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: ڈپٹی اسپیکر صاحب، ڈپٹی اسپیکر، ڈپٹی اسپیکر صاحب! قائد ایوان کی سیٹ ہے۔ خواہش تو

سب کی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! یہاں دونوں طرف سے good governance کو maintain کرنے کے لئے۔ اب تک تو ہم اپنی اچھی تجاویز، اپنے ساتھیوں کو دیتے رہے ہیں۔ ہم نے یہاں گزارش کی کہ اچھی governance کے قیام کے لئے یہ ضروری ہے ہمیٹ اینڈ ایجوکیشن میں جو illegal advertisement کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں۔ جو اقرباء پروری کی بنیاد پر لوگ بھرتی ہوئے ہیں۔ جو normal way یہ اس ہٹ کر لوگ بھرتی ہوئے ہیں اس کا ازالہ کیا جائے۔ بارہا یہاں discussions ہوا۔ تو یہ ایک نویکشن جاری ہوا۔۔۔ (مداخلت) ان کو اس وقت بولنے دیں جناب اسپیکر! کہ میں اپنی بات ختم کروں۔۔۔

جناب اسپیکر: point of order پر توبات کر سکتے ہیں۔۔۔ (مداخلت-شور)

قائد حزب اختلاف: آپ ان کو دیکھیں یہ بھی ابھی چیز رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: تو ان کے خلاف بات کریں گے تو وہ نہیں چھینیں؟ point of order پر بات کر سکتے ہیں۔۔۔ (مداخلت-شور)

قائد حزب اختلاف: اگر آگے ہم اور کچھ دکھائیں گے وہ ہم بتائیں گے۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: point of order پر کر سکتے ہیں۔ یہ آپ لوگوں کی مرضی ہے آپ ان کے خلاف بات کریں اور وہ خاموشی سے سین۔ (مداخلت-شور) جی لہڑی صاحب! آپ کو پھر میں موقع دوں گا آپ بات کریں۔۔۔ (مداخلت)

قائد حزب اختلاف: مجھے بولنے دیں اصغر خان صاحب! آپ بعد میں بالکل بولیں وہ وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی fix کر دیں ایک گھنٹہ کا ٹائم میرا بھی ہے مجھے دیں اس کے بعد پھر آپ یہ بات کریں آپ۔ (مداخلت-شور)

جناب اسپیکر: یہ تقریر کا ٹائم تو نہیں ہے۔ جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! وہاں سے ایک بات کو پچاس دفعہ repeat کرتا ہے۔

میرا خڑھیں لاگو: جناب اسپیکر! point of order وزراء صاحبان یہ روایت ٹائم کر رہے ہیں کہ جب ہمارے قائد حزب اختلاف صاحب بول رہے ہیں اور حکومتی حضرات interfare کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ ہم آپ کی قائد ایوان کو نہیں بولنے دیں گے۔

جناب اصغر خان اچکزی: جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی اصغر صاحب۔

جناب محمد خان لہڑی: ایجوکیشن کے حوالے سے جو حزب اختلاف ۔۔۔

قاائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ان کو کیوں پریشانی ہو رہی ہے آپ ان کو بھائیں۔

میرا خنزیر حسین لاغو: جناب اسپیکر! اس کو بولیں یہ روایت کی بات کرتے ہیں روایت کو برقرار رکھیں۔

جناب اسپیکر: لہڑی صاحب! اگر یہ complete کریں پھر آپ کو میں موقع دوں گا آپ بات کریں۔

قاائد حزب اختلاف: اصغر خان صاحب! آپ مجھے بولنے دیں آپ بعد میں بالکل بولیں۔

جناب اصغر خان اچکزئی: جناب اسپیکر! ایک طرح سے fix ہو کہ اس نام میں ہم نے اپنی تقریر مکمل کرنی ہے۔

قاائد حزب اختلاف: وہ پھر وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی fix کر دیں۔ ایک گھنٹے کا نام میرا بھی ہے ایک گھنٹے مجھے دیں پھر اس کے بعد آپ بات کریں۔

میرا خنزیر حسین لاغو: جناب والا! اُس دن انکے قائد ایوان نے تقریر کی ہم نے سنی۔

جناب اسپیکر: یہ تقریر کا نام تو نہیں ہے۔ جی سردار صاحب۔

قاائد حزب اختلاف: جناب والا! مجھے بھی ایک گھنٹہ بولنے کا حق ہے وہاں سے ایک بات کو چھاس دفعہ repeat کیا جاتا ہے۔

وزیر فراز انہ: جناب اسپیکر صاحب! ملک صاحب بات کر رہے ہیں ان کو بات کرنے دیں۔ ٹھیک ہے۔

سردار یار محمد رند: جناب اسپیکر! ایک منٹ کے لیے صرف۔

جناب اسپیکر: جی، جی۔

سردار یار محمد رند: سردار یار محمد رند: Thank you Mr.Speaker. یہ دیکھیں ایک گھنٹہ ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ اگر کوئی اسپیکر پوری کسی اسمبلی کی روایت ہیں کہ ایک آدمی ایک گھنٹہ بولے گا اگر اس کا مجھے آپ کہیں کا بھی reference دیں یہیں کسی اسمبلی کی مجھے quote کر دیں میں اس کو مانے کے لیے تیار ہوں۔ سر ایک گھنٹہ کوں سنے گا پھر اس کس کس کو موقع ملیگا۔ میری request ہیں قائد حزب اختلاف سے آپ ضرور بولیں۔

میرا خنزیر حسین لاغو: جناب اسپیکر ایک گھنٹہ قائد ایوان۔

سردار یار محمد رند: ایک سینٹ میں بول رہا ہوں بیٹھ جائیں لاغو صاحب! بات یہ ہے کہ ہم آپ کو سننے کے لیے تیار ہیں ہم باکل نہیں کریں گے آپ کو۔ آپ تو بہت قبل عزت ہیں قابل احترام ہیں ہم کسی مجرم کو بھی interrupt نہیں کریں گے بس تھوڑی سی مہربانی کریں کیونکہ اور کچھ لوگ بھی ہیں وہ بھی بولنا چاہتے ہیں تو ایک ایک

گھنٹے والی روایت نہ رکھیں اور میں تو اپنے قائد ایوان کو بھی کہوں گا کہ ایک ڈیر ڈھنٹہ بہت ہوتا ہے۔ تھوڑا سا غریب ہوں پر اور ممبروں پر بھی رحم کریں بہت شکر یہ۔

جناب اسپیکر: جی اپوزیشن لیڈر صاحب! میرے خیال میں اچھا خاصہ نامم ہو گیا۔ اب اس کو کیونکہ یزیرہ آور نہیں ہے یا ایسے ہی سرکاری کارروائی سے پہلے آپ بات کر رہے ہیں۔ اس کو بھی مختصر کر کے تاکہ ہم باقی کارروائی کی طرف چلے جائیں۔ کیونکہ speech کا وہ ہے نہیں اب۔ آپ نے کہا ”تھوڑی بہت میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں،“ لیکن اسکو میرے خیال میں complete کر لیں۔

قاائد حزب اختلاف: تو ہو یہ کہ 18 اکتوبر کو یہاں ایک کمیٹی بنی۔ جس کا notification سرکار نے کیا۔
in pursuance of the decision of the Provincial Cabinet.
اُسمیں یہ فیصلہ کیا۔

in the meeting held on 11 September 2018, vide agenda item number 7, the Government of Balochistan is pleased to constitute the following committee. On 24 October 2018 the Chief Minister Balochistan is pleased to include the name of Mr. Noor Muhammad Domar, Provincial Minister for Public Health Engineering as Member of the Committee to probe into the recruitments made .

جناب! وہ بھی بنایا اب تک اس کی کوئی آگے پیچھے کوئی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں اس چیز کو آپ clear کریں کہ کیا گورنمنٹ کرنے میں ناکام ہو رہی ہے کیا؟ بس اس کو آپ windup کر دیں نا۔

قاائد حزب اختلاف: احتجاج کی وجہ سے یہاں انہوں نے کہا کہ۔۔۔ (مداغلت)
جناب اسپیکر: تو پھر آج کمیٹیاں بنائے کر آپ لوگ کیوں خوش ہیں کہ آپ لوگوں نے کمیٹیاں بنائیں؟ کمیٹیز کا فائدہ تو نہیں ہو رہا جو already بنی ہیں۔

قاائد حزب اختلاف: میں تو صرف اس بات کی نشاندہی کر رہا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟ یہ میں صرف جناب کی خدمت میں عرض کر رہا ہوں۔

جناب اسپیکر: اب اس کو مکمل کریں۔ ملک صاحب! میرے خیال میں بہت زیادہ ہو گیا۔ لانگو صاحب! بیٹھ کر

بات نہیں کریں اور ایک دوسرے کو پوائنٹ نہیں کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ--- (مداخلت)

میر اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر صاحب! کھڑے ہو کر میں بتاتا ہوں کہ مسٹر صاحبان خود ایک روایت ڈال رہے ہیں پھر ہم سے گلہ کوئی نہ کریں۔ کل قائد ایوان کی اپیچھے یہ چاہتے ہیں یہی ہیں کہ ہم قائد ایوان کو بولنے نہ دیں۔ یہاں کی کوشش ہیں اور انشاء اللہ اس کی ہم اس خواہش کو پورا کریں گے۔ جب یہ اس طرح کی حرکت کر رہے ہیں ہم ان کی خواہش کو ضرور پورا کریں گے۔ جناب اسپیکر! یہ روایت وہ خود ڈال رہے ہیں اور اس روایت کی پاسداری انشاء اللہ ہم ضرور کریں گے۔ (مداخلت)

انجیمنٹ زمرک خان اچخزی (وزیر زراعت و کوآ پریزو): آپ لوگ کیا کرتے ہیں تین دفعہ ایک کاغذ کو پڑھتے ہیں تو میں نشاندہی کروں گانا۔

جناب اسپیکر: جی قائد حزب اختلاف صاحب۔

قائد حزب اختلاف: وزیر اعلیٰ صاحب کی طرف سے یہاں کہا گیا "کہ جی! نصیر صاحب! آپ کیوں پریشان ہیں آپ کے سریاب میں بھی تو ویژن بائی پاس پر رود بن رہے ہیں کیونکہ وہ آپ کے لئے ترقیاتی کام ہے"۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ فیڈرل گرنسٹ اگر آتی ہیں یا آج کچلاک بائی پاس ہے یا آج ژوپ ٹوڈیرہ اسماعیل خان روڈ ہے یا یہاں جوانسٹ روڈ پر کام ہو رہا ہے۔ اگر یہ گرنسٹ آتی ہیں تو یہ بلوچستان کے لیے آتی ہیں۔ کیا ان گرنسٹ کا مطلب یہ ہے کہ پھر جو وہ علاقے کا نام نہ ہے، وہ یہ بھی اس کے کھاتے میں ڈال کر، یہ کس طریقے سے اپنے لیے کیا کر رہے ہیں اور ہمارے لیے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ جی یہ آیا ہے"۔ یہ اس کی ضرورت ہمیں نہیں ہے یہی پیک کو ضرورت ہے کیونکہ سی پیک اس وقت تو سی پیک نہیں رہے گا جب تک ان کا اپنا اٹریشنل روٹ نہیں بنے۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ اذان ظہر)

جناب اسپیکر: جی ملک صاحب! میرے خیال میں ایک دفعہ مجھے سنیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں گے، اس کے لیے وقته ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: ابھی آپ نے تازہ تازہ اجلاس شروع کیا۔ اگر اس طرح کریں گے میرے خیال میں پھر ہم رات تک بھی نہیں جائیں گے آپ اپنا وہ complete کریں۔ ایک ایک جو جانا چاہتا ہے وہ جائیں اور اجلاس چلتا رہے۔

قائد حزب اختلاف: یہاں جماعت دو بجے ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: جس نے جماعت میں جانا ہے تو جائیں لیکن وہ بہت زیادہ ظاہم آگے پیچھے ہو جائیگا۔

قاولدز حزب اختلاف: قومی اسمبلی اور سینٹ میں بھی نماز کا وقفہ دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: صحیح سے ہی تو آپ کی تقریر چل رہی ہے تو میرے خیال میں آپ اسکو windup کر لیں۔

قاولدز حزب اختلاف: جناب! یہاں قانون سازی کی بات ہوتی ہے کہ قانون سازی کیسے کی جائے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی جو قانون سازی انہوں نے کی ہے ہاؤس میں وہ لے آئے ہیں، وہ واپس لے گئے ہیں۔ اب اس کی amendment کیسے کرتے ہیں؟ کس طریقے سے کرتے ہیں؟ میں جناب کی خدمت میں عرض کروں کہ یہاں جو laws already چاہیے ہیں اگر ان کو شفافیت چاہیے اگر good governance چاہیے تو میں باقی قوانین کا حوالہ دیے بغیر ایک قانون جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

کہ یہ قانون ہے 2010 Balochistan Efficiency and Discipline Act اس میں absence کے بارے میں corruption کے بارے میں misconduct کے بارے میں اور penalties کے بارے میں انہوں نے مختلف penalties دی ہوئی ہیں۔ سیکشن 4 جو اس ایکٹ کا ہے آئینی یہ ہے اسی دی ہے punishment minor ہے جو مراعات کرتے ہیں۔ اور انکی جو مراعات ہیں اسے with-held کردیتے ہیں fine انکو لاگو کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر ان کو اپنی position سے withdraw کر سکتے ہیں اس Act میں already provided ہیں۔ اور major reduction to recovery of pay and pension ہیں اور اس طرح penalties lower post ہیں اگر ایک آدمی ایک اعلیٰ اس سے ایک کم دیا جاسکتا ہے۔ اور ساری ملازمین کو اگر اپنی پوسٹ سے 18 سے 17 پر کر دیں۔ یا 19 سے 18 پر کر دیں۔ تو ساری زندگی وہ تو اسی طرح مشکلات میں رہے گا۔ یہ اس ایکٹ میں provided ہیں اگر کوئی ان چیزوں کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اور اسی طرح اس کی سروں کو بھی پانچ سال تک compulsory retirement کیا جاسکتا ہے۔ اور feet fore-feet ہو سکتی ہے۔ اسی طرح dismissal from service ہو سکتی ہے۔ تو میری ایکٹ کے تحت termination ہو سکتی ہے۔ اسی طرح عرض کرنے کا مطلب یہ ہے یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ تم ایسے قوانین بنارہے ہیں۔ قوانین already آپ کے پاس ہیں آپ قانون کو implement کریں گے۔ تو اب آپ قانون کو implement نہیں کرنا چاہتے ہیں صرف سفید کاغذ پر اس کو آپ سیاہ کر کے ایک دوسرا قانون لے آتے ہیں۔ پھر تیرا لے آتے ہیں آپ کی تمام جوختی مجبوریاں ہیں اگر civil servant کوئی غلطی کرتا ہے تو آپ کا یہ ایکٹ اس کی ہر حرکت کو follow بھی

کرتا ہے اس کو قابو بھی کرتا ہے اگر اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے تحت اس کو سزا بھی دی جاسکتی ہیں۔ اور gradually اس کو آخر تک dismissal تک اس کو سزا دی جاسکتی ہیں۔ تو یہاں پر جو قانون بننے چاہیے۔ اس وقت جن قوانین کی ضرورت ہیں جناب۔ اس شہر میں منشیات کی بھرمار ہے unfortunately بلوچستان کے لوگ اور particularly کوئئی کے لوگ، یہ منشیات کے عادی بنائے جا رہے ہیں۔ اب مجھے بتائیں کہ اسکے implementation کے لیے summary trial یا summary court کا کوئی قانون بنتا ہے کہ جو لوگ منشیات بیچتے ہیں انکو then and there سزا دی جائے تب یہ چیز رُک سکتی ہے۔ لیکن وہ اس لیے نہیں کیا جاسکتا کہ جو منشیات فروشوں ہیں ان کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں ان تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہاں ہر چیز دونہبر کی لمبی ہے کیا قانون سازی اس پر نہیں ہو سکتی ہے کہ کوئی ایسا قانون بنایا جائے جس سے دونہبر کی چیز۔ ایک تو زہر میں پلایا جاتا ہے۔ کوئی نہیں قانون نہیں بن سکتا اس پر غور نہیں کیا جا سکتا اس کو ہاؤس میں نہیں لاایا جاسکتا۔ قانون سازی اس کو کہتے ہیں اس عمل کو کہتے ہیں اور اس بات کو اگر لیا جائے تاکہ لوگوں کو ایک قسم کی سہولت ملے۔ تاکہ چوروں، ڈاکوؤں اور منشیات فروشوں سے لوگوں کی جان چھوٹے۔ لیکن اس طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا ہے جناب اسپیکر صاحب۔ اسی طرح اب جس طرح سیندک ہے، ریکوڈ ک ہے یا جس طرح سی پیک ہے۔ کیونکہ یہ یہاں فیدرل subject ہے۔ سب کچھ ہے۔ لیکن اٹھار ہویں ترمیم کے بعد جناب اسپیکر صاحب! یہاں قانون سازی یہ حضرات اس پر کر سکتے ہیں کہ کیا اسکے لیے فارمولہ رکھا جائے۔ یہ ڈولپینٹ first to Gwadar then to Balochistan، then Pakistan، then every where in the world. جو بھی۔ کیا اس کے لئے قانون سازی ضروری نہیں ہے۔ ابھی تک یہ نہیں، یہاں پر تو تکنی باہیں کی جاتی ہیں۔ اصل حقیقت تلخ ہوتی ہے یہاں لوگ اس کو برداشت نہیں کرتے۔ ابھی تک انہوں نے ایک بھی ایسا قدم نہیں اٹھایا ہے سی پیک کے حوالے سے جو گودار کے حق میں ہو۔ یا بلوچستان کے لوگوں کے حق میں ہو۔ وہاں جو مچھلی والے ہیں، ابھی یہاں سے دوسری جگہوں سے جو مچھیرے ہیں۔ وہ آجائیں گے اور یہ جو ہمارے لوگ ہیں یہ سارے بے دخل ہو جائیں گے۔ تو ابھی صورتحال میں اُن کی کیا protection ہے؟ گواہ کو ترقی دینے کے لئے کیا طریقہ کا رہے؟ اور گواہ سے جو profit آتا ہے، گواہ سے جو منافع ملتا ہے اُسکا بلوچستان کو کیا کیا مانا چاہیے؟ یہ جائیں، اگر ادھر نہیں تو وہاں جا کر۔ کیونکہ یہ حکومت ہے لیکن یہاں آ کر کہتے ہیں کہ جی ہم قانون سازی کریں گے۔ ہم فلاں کریں گے۔ یہ ساری چیزیں ہیں یہاں دیے وقت ضائع کرنے کے لئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! اس کو مختصر کر دیں کافی نام ہو گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! صرف آپ کوئئے میں تھوڑا سا جائیں آپ کوٹریفک کی ایسی صورتحال نظر آئے گی کہ آپ کوئئے میں پھر نہیں سکیں گے۔ رکشہ، موڑ سائیکل، سائیکل کہاں سے آتا ہے، لوگ کہاں سے آتے ہیں، گاڑیاں کہاں پارک ہوتی ہیں؟

محترمہ لیلیٰ ترین: جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی لیلیٰ ترین صاحبہ۔

محترمہ لیلیٰ ترین: جناب اسپیکر! یہ لوگ خود نہیں چاہتے ہیں کہ کارروائی آگے چلے۔

قائد حزب اختلاف: یہ آپ کو سبق سکھانے کا نام ہے آپ سیکھیں، یہ نام ضائع نہیں ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کس کو سبق سکھا رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: جو ہماری مجبوریاں ہیں جو ہماری تنکالیف ہیں۔

حاجی محمد خان اہری: جناب اسپیکر! احترام سب کا حق ہے، خواتین کا خاص کر کے احترام کریں۔

جناب اسپیکر: جی اس کی وضاحت کریں سبق کس کو سکھا رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: جناب! اس پر قانون سازی ہونی چاہیے۔ بھلی کی وجہ سے جب کہیں ٹیوب ویل خراب ہو جاتا ہے تو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں، ایک پوائنٹ پر آیا ہے کہ سبق کس کو سکھا رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف: تین، چار مہینوں کے بعد انکو نکلنے پاس سر سیل آتا ہے۔ اگر واپڈاولے ٹرانسفارمر لے گئے ہوتے ہیں تو وہ چھ مہینے کے بعد انکو ملتا ہے اب یہ جو تنکالیف ہیں یہ ان کو نظر نہیں آتی ہیں۔ اصل تو مشکلات یہ ہیں۔

بچے پڑھ رہے ہیں، کالج میں جاتے ہیں، یونیورسٹی میں جاتے ہیں تو بچلی چلی جاتی ہے۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: موسم تبدیل ہوا ہے بلوچستان میں میرے خیال میں سب کو بخار ہو رہا ہے۔ نہیں ملک صاحب!

سبق کس کو دے رہے ہیں؟ individual کسی ایم پی اے کو یا کیا؟

قائد حزب اختلاف: جناب! میں ایک عرض کرتا ہوں، اس اسمبلی میں یونس عزیز زہری جو اس وقت بیٹھے ہوئے بھی ہیں انہوں نے یہاں point اٹھایا اور انہوں نے تقریبی اس پر کہ خپدار میں کروڑوں روپے illegally distribute ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: اُس کے لئے سردار صاحب نے کمیٹی بنادی ہے۔

قائد حزب اختلاف: حکومت نے کہاں کمیٹی بنائی ہے کب بنائی ہے کیسے بنائی ہے؟ کیا انہوں نے probe

کیا ہے۔ اب یہ کہتے ہیں کہ جی ہم کرپشن کو۔ وہاں کرپشن ہم دکھار ہے ہیں کہ بابا! یہ کرپشن ہے اس کو اسکو اٹھاؤ۔ یہ کرپشن کا کچھ ہے اس کو لے جاؤ۔ لیکن وہ اُس کو چھوڑ کر کسی اور طرف چلے جاتے ہیں ایسا نہیں ہوتا۔

جناب اسپیکر: ملک صاحب! سُنیں کمیٹی 5 مارچ کو بنی ہے۔ ابھی اتنا ٹائم دیں تاکہ جا کے proper کارروائی کر کے ایک ایک ایکم دیکھ کر آ جائیں۔ اب مہینہ دو مہینے تو دے دیں۔ جہاں آپ نے دس مہینے دے دیئے ہیں وہاں کوئی بات نہیں ہے یہاں پانچ مہینے دیئے ہیں لوکل گورنمنٹ کو۔

قائد حزب اختلاف: پانچ مارچ کو اگر کمیٹی بنی ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: تو مہینہ دو مہینے تو دیں، جہاں آپ نے دس مہینے دیئے ہیں وہاں کوئی بات نہیں ہے یہاں پانچ مہینے دیئے ہیں لوکل گورنمنٹ کو۔ ملک صاحب! پلیز اسکو wind-up کر دیں۔

قائد حزب اختلاف: ہمارے ساتھ ہبہت زیادتیاں ہوئی ہیں ہمارا احتجاج جاری رہے گا۔ جب تک ہمارے مطالبات نہیں مانے جائیں گے اُس وقت تک ہم احتجاج جاری رکھیں گے۔ یہ ہمارا اخلاقی، قانونی حق ہے اس کو ہم جاری رکھیں گے۔ **جناب اسپیکر:** thank you

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ آغا صاحب! میرے خیال میں یہ کارروائی ہے اس میں تقریباً کوئی بات نہیں ہے۔ اب کارروائی ختم ہونے کے بعد یہ ہو جائے گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب اسپیکر! ایک حکم نامہ جاری کیا گیا تھا بی ڈی اے کے ملازمین کے متعلق کہ وہ ان ملازمین کے جو آپ نے آرڈر زدے دیئے تھے، کیبنت نے approve کیا تھا اُس پر آج تک ہمیں کوئی اطلاع بھی نہیں ملی ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب! اس کا وہ منگوالینا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: دوسرا گزارش یہ ہے کہ میں نے اپنے پہلے پوائنٹ آف آرڈر میں آپ سے تین گزارشات کی تھیں اُس کے اوپر آپ کی طرف سے کوئی حکم نامہ نہیں آیا۔ یہ ان دونوں پر آپ کی روئنگ چاہیئے، مہربانی کریں۔

جناب اسپیکر: کون سا والا؟

انجینئر سید محمد فضل آغا: ابھی جو پارکنگ کے حوالے سے آپ کو بتایا کہ یہاں اسمبلی ہال کے ارڈر گردگاڑیوں کی پارکنگ ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب! یہ ان کو لکھیں بی ڈی اے کے حوالے سے اور دوسرا۔۔۔

انجینر سید محمد فضل آغا: جناب اسپیکر! یہ وقت کی پابندی اور سوالات کے جواب نہیں آنا۔ آپ اس پر رونگ دے دیں اور بی ڈی اے کے حوالے سے آپ کی جو رونگ تھی اُس پر کیا فیصلہ ہوا؟

جناب اسپیکر: پہلے میں اس پر چیزیں میں بات کروں گا، اگر اُس پر کوئی result نہیں نکلا تو پھر آگے کچھ کریں گے۔ جی ابھی میں کارروائی شروع کر رہا ہوں۔ اس طرح نہیں ہوگا۔ سرکاری کارروائی۔۔۔ (مداخلت) سرکاری کارروائی کے بعد ہی یہ کریں گے۔ نہیں کارروائی سے پہلے نہیں ہو سکتا ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر! یہ ایک burning issue آج کے اخبارات میں آیا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: اس کو کارروائی کے بعد کریں گے۔

سرکاری کارروائی۔

جناب اسپیکر: مشیر وزیر اعلیٰ برائے ثانوی تعلیم! بلوچستان ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصادرہ 2019ء۔۔۔ (مداخلت۔شور) منظر صاحب! بیٹھیں آپ! منظر صاحب سنیں!۔۔۔ یہ اُس کے بعد کریں گے سرکاری کارروائی کے بعد۔۔۔ (مداخلت۔شور) اس کو کمیٹی میں پیش نہیں کریں؟ اس کے بعد نہیں، کارروائیوں کے بعد۔۔۔ (مداخلت) کارروائی کے بعد آپ کر دیں، میں آپ لوگوں کو ٹائم دے دوں گا۔ جی آپ لوگ بیٹھیں۔ میزان چوک پر کیا کھڑے ہیں سارے۔۔۔ (مداخلت) آپ کی سرکاری کارروائی ہو رہی ہے اس کے بعد۔۔۔ (مداخلت۔شور) پرانست آف آرڈر نہیں بنتا۔ سرکاری کارروائی چل رہی ہے۔ ایسے مفت میں آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہاں! اس طرح اچھے لگتے ہو کیا؟۔۔۔ (مداخلت۔شور) پرانست آف آرڈر کیا سواد و گھنٹے سے آپ لوگ بول رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) آپ اپنا Bill پیش کریں۔ پتہ نہیں گورنمنٹ کا حال کیا ہے، اللرحم کرے۔۔۔ (مداخلت۔شور)

انجینر زمرک خان اچلنگی (وزیر مزراحت و کاؤپریٹوو): میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اس کو ڈیفر کر دیں۔

جناب اسپیکر: ڈیفر کریں، پہلے پیش تو کر دیں پھر ڈیفر کریں گے۔۔۔ (مداخلت۔شور) ڈیفر کر دیں؟ ڈیفر کرنا ہے کیا کرنا ہے؟ اُسکو بعد میں کر لیں گے۔ ایسے بیٹھے ہوئے تھے، مزہ نہیں آ رہا تھا، ابھی اچھے لگ رہے ہو۔ ایجوکیشن کے سارے دوبارہ ڈیفر کرتے ہیں کہ اس پر consensus سے واپس اس کو لائیں۔ دو تین ختم ہو جائیں گے۔۔۔ (مداخلت۔شور) نہیں، آپ کو دوبارہ دے رہے ہیں نا، صبح سے آپ لوگوں کو دے رہے تھے۔ آغا صاحب! اس طرح ظلم مت کریں کہ ایک معصوم اسپیکر آپ لوگوں کو ملا ہے، آپ لوگ اتنا ظلم کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: وزیر بلدیات صاحب! لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصادرہ 2019ء کا (مسودہ

قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء پیش کریں۔

سردار محمد صالح بھوتانی (وزیر بلدیات): اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! میں وزیر بلدیات، بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) پیش ہوا۔ وزیر بلدیات! بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: جناب اسپیکر! میں اگلی تحریک پیش کرنے سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ میں نے تمام اپنے جو بھی stakeholders ہیں، اسمبلی میں جو پارٹیاں ہیں، جو ممبر حضرات ہیں، تمام پارٹیوں سے، حزب اقتدار اور حزب اختلاف سے یہ گزارش کی کہ اس Bill کا آج منظور کرنا انتہائی ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔ میرے خیال میں سردار صاحب! بولنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاؤس سے پتہ چل رہا ہے کہ جس طرح خاموشی ہوئی ہے۔

وزیر بلدیات: جناب اسپیکر! اس لئے میں دوبارہ سب کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ انتہائی ضروری ہے اس لئے میں سب سے گزارش کروں گا کہ اس کو منظوری کے مرحلے سے گزرے، اس پر کام ہو جائے۔

جناب اسپیکر: وہ ماحول سے لگ رہا ہے۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے)
وزیر بلدیات: جناب اسپیکر! میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ کیا بات ہے اپوزیشن زیادہ خوش ہو رہی ہے۔ تحریک منظور ہوئی۔ بڑی مہربانی۔

۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) گورنمنٹ کی تحریک میں اپوزیشن کا زیادہ وہ ہے۔ ابھی تک تحریک کی باقاعدہ میں نے منظوری کا نہیں پڑھا ہے۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو قاعدہ انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر بلدیات! بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: جناب اسپیکر! میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو فوراً غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو فوراً غور لایا جاتا ہے۔

وزیر بلدیات! بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: میں وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء کا (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

وزیر بلدیات: بہت شکریہ، میں تمام اراکین کا بہت مشکور ہوں۔

جناب اسپیکر: جی ملک نصیر صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر! آپ نے پہلے کہا تھا کہ میں آپ کو موقع دوں گا۔

جناب اسپیکر: گورنمنٹ کا کام ہو گیا ہے، ابھی کیا کرنا ہے؟ ابھی چھٹی کریں گے۔ ملک صاحب! پہلے بات کر لیں۔ جی نواب رئیسانی صاحب! --- (مداخلت) وہ سب کو دے دیں گے ایک ایک کر کے۔ میرے خیال میں ایک ایک کر کے کھڑے ہو جائیں، میں آپ کو ثانی دوں گا۔ نواب رئیسانی صاحب!

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اسپیکر! ابھی چوتھی دفعہ آئے ہیں، میری repetition کا کہ اُس دن۔ ماشاء اللہ آج آپ تشریف فرمائیں آپ نے کہا تھا کہ پلانگ اینڈ ڈیپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ongoing اور نئی اسکیمات کے بارے میں کمیٹی تشکیل دیں گے، دونوں اطراف سے، آپ کی صدارت میں۔ میں چوتھی دفعہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ اُس کمیٹی کو آپ کہیں ”کہ نہیں ہو سکتا ہے“، اور یہ بھی اچھی

بات ہے اور آپ کہیں ”ہو سکتا ہے“۔ یہ بھی اچھی بات ہے۔ آپ کہیں ”کہ ہم بعد میں دیکھیں گے“۔ یہ بھی اچھی بات ہے تاکہ ہم بھی کوئی راستہ اختیار کریں جناب اپسیکر! آپ کے ہوتے ہوئے یہ assurance ہمیں دی گئی تھی کہ یہ کمیٹی تشکیل دی جائیگی، انشاء اللہ۔ لیکن اب تک نہیں ہوئی ہے۔ اب کہیں ”ہو سکتا ہے یا نہیں ہو سکتا ہے“، اگر نہیں ہو سکتا ہے تو بھی ہم کوئی ٹوکن واک آؤٹ کریں گے، کوئی جلوس نکالیں گے، کوئی playcard اٹھائیں گے اس مسئلے پر۔ جناب اپسیکر! بھی مسئلہ صرف پی ایس ڈی پی کا نہیں ہے جناب اپسیکر! بھی تو ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے سارے مسائل پر، missing persons ہم سے بیٹھیں، وہ گورنمنٹ سے مذاکرات کریں۔ جناب! ہماری احتجاجی جماعت نے عمران خان کو 6 نکات اور بلوچستان نیشنل پارٹی پاکستان کی اس اسمبلی میں واحد سیاسی جماعت ہے جنہوں نے عمران خان کے ساتھ تحریری معاہدہ کیا ہے، باقی پولیٹیکل پارٹیز نے ایسے ہی کیا ہے۔ تو اسلئے ہم آپ کو کہتے ہیں آپ کے تو سط سے کہ عمران خان کو بھی ہم کہنا چاہتے ہیں کہ missing persons کے مسئلے پر ہم ان سے مذاکرات کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی، کسی طرف سے بھی ہمارے لوگ رہا ہوں گے، ہم ان کو ویکلم کہیں گے۔ لیکن ہم اس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن لوگوں سے، جن لوگوں کے ہاتھوں یہ لوگ رہا ہو رہے ہیں۔ ان کو بھی کٹھرے میں لانا چاہیے کہ انہوں نے کن سے ان لوگوں کو رہا کروائے اُنکے خاندان کو پہنچائے۔ جناب اپسیکر! کمیٹی کے بارے میں آپ اپنا فیصلہ دے دیں۔

جناب اپسیکر: جی شکریہ نواب صاحب! اس پر ایک منٹ، میں اس پر دے دوں۔ میرے خیال میں پی اینڈ ڈی سے انہوں نے draft بھیجا تھا لیکن وہ clear نہیں تھا۔ کل اپوزیشن کے دوستوں نے دوبارہ ایک درخواست دی ہم نے اُس کو تھج دیا شاید وہ Monday کو دوبارہ اُس کو تفصیل کے ساتھ تھج دینے گے پھر اُس پر آگے دیکھتے ہیں کہ کیا کریں۔ بالکل آپ کی بات صحیح ہے thank you جی سردار صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر خوارک و بہبود آبادی): جیسے بھی نواب صاحب نے فرمایا کہ ان کی بلوچستان نیشنل پارٹی اور پی ٹی آئی کا معاہدہ ہوا ہے۔ وہ مرکز کا ہے ہم اُس میں فریق نہیں ہیں۔ ہماری پارٹی اُس میں فریق نہیں ہے۔ ایک منٹ۔ دوسری بات یہ ہے کہ نواب صاحب نے جو فرمایا ہے پی ایس ڈی پی کی، جو آپ نے لیٹر لکھا تھا، آپ اُس دن موجود نہیں تھے۔ میں نے پڑھ کے، جو چیز مالگی گئی تھی ہم نے دی

ہے۔مزید تفصیلات اگر یہ مانگنا چاہتے ہیں۔ جیسے آپ نے فرمایا وہ ہم تیار کر رہے ہیں۔ ہم کوئی چیز ایسی، یہ مقدس ایوان ہے، اس مقدس ایوان کی وجہ سے ہمارا وجود ہے، otherwise ہم ایک فرد ہے لیکن اس ایوان کی طاقت سے ایک طاقت بندی ہوئی ہے جس میں نواب صاحب بھی اس کا حصہ ہیں، ہم بھی اس کا حصہ ہیں اور اپوزیشن بھی حصہ ہے۔ ہم کوئی ایسا اقدام میرے قائد نے اُس دن شاید آپ تشریف نہیں لائے تھے، اپنی تقریر میں واضح طور پر فرمایا تھا کہ کوئی ایسی چیز جو ماضی میں ہوتی رہی، ہم ماضی کو دہراتا نہیں چاہتے۔ ہم کوئی ایسا اقدام کوئی ایسی چیز نہیں کریں گے جس میں کہ اس August House کا استحقاق محروم ہو۔ ہم چونکہ اس کا حصہ ہیں، ہم سب کا احترام کرتے ہیں، ٹریوری پیغام پر ہیں پھر وہ احترام کرتے ہیں وہ اپوزیشن پیغام پر ہیں ایک سلسلہ ہے ایک سسٹم ہے۔ ہم اس سسٹم کے تحت ہر قانون جو ہمیں اجازت دیتا ہے، جو آپ کی اسمبلی کا قانون اجازت دیتا ہے، جو آئین پاکستان اجازت دیتا ہے اُس کے مطابق ہم پی ایس ڈی پی سے لیکر ہر سیکٹر تک، ہر ایشونک ہم انشاء اللہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے جو ہمیں اجازت ملے گی۔ قانون ہمیں اجازت دیگا ہم انشاء اللہ اُس کو۔ اس اسمبلی کو، اس حکومت کو انشاء اللہ یہ کریڈٹ جائیگا کہ ہم نے کس طریقے سے حکومت کی اور ہم نے کیا deliver کیا۔ اور دوسرا بات نواب صاحب فرمار ہے ہیں کہ کمیٹی۔ کمیٹی آپ کی اسٹینڈنگ کمیٹی جو ایوان کی کمیٹی ہوتی ہے، اُس سے ایک level upper ہے۔ تو چونکہ آج کمیٹیاں بن گئی ہیں۔ یہ آپ کے سامنے مسودہ ہے۔ اب ہم گزارش کریں گے تمام دوستوں سے کہ immediately اس کے اپنے اپنے اجلاس رکھیں۔ اپنے چیئرمین منتخب کریں اور جو قانون کہتا ہے، جس بات کو کمیٹی کے پاس جانا ہوتا ہے، وہ کمیٹی کے پاس چلی جائیگی۔ جس کو یہاں یا ایوان kill کرتا ہے یہاں kill ہو جائیگی۔ تو مزید اس میں نئی کمیٹیاں بنانا یا سلسلہ اُس میں اتنی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اُس کے باوجود اگر یہ کمیٹی جو اسٹینڈنگ کمیٹی ہے، یہ مطمئن نہیں ہوئی، یہ recommend کرتی ہے کہ جی ہم اس پر further اس ایوان کی کوئی کمیٹی بنائیں تو اُس میں بھی ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں، کمیٹی کے لئے آپ کے پاس ٹائم نہیں ہے۔ آپ کا سال ختم ہو چکا ہے۔ ابھی نئے بجٹ کے بارے میں سوچیں میرے خیال میں آپ کی کمیٹی بن گئی۔

میراختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! آپ commit کر چکے ہیں آپ کی صرف رولنگ چاہیے۔

جناب اسپیکر: کس چیز کیلئے؟

میر اختر حسین لانگو: کمیٹی بنانے کیلئے، اس PSDP کے حوالے سے۔

جناب اسپیکر: پی ایس ڈی پی کا ہم نے لکھا ہے وہ دوبارہ آجائے پھر بات کرتے ہیں۔ ہم نے لکھا ہے اس کی رپورٹ آجائے پھر بات کرتے ہیں۔ جی۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: جناب اسپیکر! آج تک جب سے یہ اسمبلیاں وجود میں آئی ہیں، اگر PSDP کے لئے کمیٹیاں بنی ہیں تو ہم تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: مجھے سردار صاحب! خود اس چیز کا بڑا افسوس ہے کہ پورا سال گزر چکا ہے اور ابھی تک ہم کمیٹیوں کی بات کر رہے ہیں۔ ابھی ہمیں کمیٹیاں چاہئیں اگلے بجٹ کیلئے۔ اس بجٹ کیلئے مجھے نہیں لگتا ہے کہ کمیٹی کیلئے کوئی ٹائم ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: بہت ساری کوتا ہیاں ہیں جناب اسپیکر صاحب! جس کو ہم rectify کرنا چاہتے ہیں اس میں نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ 100% ہم صحیح ہیں ایسی بات نہیں ہے۔ کوتا ہیاں ہیں چاہے وہ بیورو کریسی کی ہوں۔ ابھی آپ دیکھیں! میں احتجاج کرنے لگا تھا، مجھے ساتھی نے روکا۔ 6 یا 7 سالوں سے میں پچھلے پانچ سال جو میں پابند سلاسل، قوم پرستوں نے مجھے جیل بھجوادیا تھا۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری صاحب! گورنمنٹ کو لیٹر لکھیں کہ آپ کے آفیسرز اور سیکرٹریز اہم جس میں آج سرکاری کارروائی ہونے کے باوجود بھی آفیشل گیلری بالکل خالی ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان: میں احتجاج کرنے لگا تھا کہ ان کی حالت یہ ہے کہ ایک نواب صاحب کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے، وہاں پولیس کا ایک نمائندہ بیٹھا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ ایک permanent ایک habitual بیمار ہے۔ یہ جو لاء والا بیٹھا ہے، یہ ہمیشہ حاضر ہوتا ہے ان کو حاضری کی بیماری ہے۔ باقی آپ دیکھیں ایوان میں کون، anti-bodies سارے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہیں، ان کو حاضری کی۔ پچھلے پانچ سال آپ لوگوں نے جو مجھے پابند سلاسل رکھا تھا، تب بھی یہ حاضر تھا اور آج بھی یہ حاضر ہے اور کل بھی یہ حاضر تھا۔ میں تو اس کو شabaشی دیتا ہوں۔ باقی کون ہے؟

جناب اسپیکر: بات یہ ہے سردار صاحب! یہ گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، گورنمنٹ اس چیز کا نوٹس لے، آپ

گورنمنٹ ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: جناب اپسیکر صاحب! یہ آپ کے اختیار ہیں، آپ ان کے خلاف انضباطی کارروائی کریں، ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب اپسیکر: آپ ان کے اوپر کریں کیونکہ آپ کی گورنمنٹ ہے۔ گورنمنٹ کے منشیز موجود ہیں اور سیکرٹری نہیں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ--- (مداخلت)

سردار عبدالرحمن کھیتراں: آپ letter لکھیں، ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ میں یقین دلاتا ہوں میرا subject بھی نہیں ہے ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔ یہ کیا طریقہ ہے۔ یہ

August House بیٹھا ہے۔

جناب اپسیکر: نہیں، آپ اس چیز کا خود نوٹس لے لیں نا۔ سیکرٹری صاحب! اس کو letter لکھیں کہ اتنے important اجلاس میں اس طرح کے--- (مداخلت) جی اصغر خان اچکزئی صاحب۔

جناب اصغر خان اچکزئی: جناب اپسیکر! 28 تاریخ کے اجلاس میں ہم نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی، سنجاوی کے معاملے پر۔ اور آج تک وہ تیبل نہیں ہوئی ہے کہ اس پر ہم نے بات کب کرنی ہے؟ اور روز بروز سنجاوی کے حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں تقریباً واقعے کے دن سے لیکر آج تک وہاں ہڑتال پر ہڑتال ہو رہی ہے، دھرنے دیئے جا رہے ہیں۔ اس حساس مسئلے پر بحث ہونی چاہیے۔ اور اس مسئلے کا حل نکالنا پا ہے۔

جناب اپسیکر: آج تو سرکاری کارروائی کا دن ہے۔ وہ میرے خیال میں table ہوئی تھی، اس پر شور و شرابے میں کسی نے اس پر interest نہیں لیا وہ، تین دن کے اندر اندر اسکا۔ اگر وہ کہتے ہیں تو دوبارہ اس کو دے دیں، اس کو بحث کیلئے منظور کرتے ہیں۔

جناب اصغر خان اچکزئی: ٹھیک ہے مہربانی۔

جناب اپسیکر: جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی: جناب اپسیکر! جو معزز رکن نے بات کی۔ یہ جو سنجاوی میں واقعہ ہوا ہے، اس پر ضرور بحث کریں۔ یہ میں اتفاق کرتا ہوں اور حزب اختلاف کے دوستوں سے سارے اطراف سے، میں

کہتا ہوں کہ سنجاوی کے مسئلے پر بحث ہونی چاہیے تاکہ عوام کو پتہ چلے کہ یہ دھندے کوں کر رہا ہے؟

جناب اسپیکر: جی نواب صاحب! اس کے لئے ہم نے کہہ دیا کیونکہ تین دن کے اندر اندر نہیں کیا۔ اب دوبارہ اس کو پیش کر یہ نگے انشاء اللہ۔ جی۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں بڑی تگ و دو کے بعد آپ نے ہمیں اجازت دے دی۔

جناب اسپیکر: ہر وقت آپ کو دیا ہے، بس شکر نہیں ہے کیا کریں۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: جناب اسپیکر! جب میں پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا تھا تو میں نے کہا کہ ایک اہم مسئلہ ہے۔

جناب اسپیکر: میں نے کہا کہ تھوڑی سرکاری کارروائی کر لیں اس سے پہلے کہ آپ جذباتی ہو جائیں اور سرکاری کارروائی کرنے نہیں دیں۔ جی۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: جناب اسپیکر صاحب! یہ ہم سب کے مفاد کا ہے۔

جناب اصغر خان اچازی: جناب اسپیکر صاحب! ابھی جو آپ نے کہا تھا کہ اس پر بحث ہو گی کب ہو گی اسی سیشن میں ہو گی؟

جناب اسپیکر: اس سلسلے میں آپ سیکرٹری اسمبلی سے بات کریں وہ آپ کو طریقہ کار بتا دیگا۔ ہم اس کو اگلے دو دن میں ڈال دیں گے۔ جی ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہ ہوانی: شکر یہ۔ آج میں PSDP کو ضرور touch کروں گا لیکن اُس سے بڑھ کر ایک اہم مسئلہ اخبارات میں آیا ہے ہماری ساری اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے بد قسمتی سے کسی نے اس پر پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کے بولانہیں۔ بات یہ ہے کہ عالمی بینک نے بلوچستان میں 20 کروڑ ڈالر کے پانی کا منصوبہ معطل کر دیا۔ عالمی بینک نے بلوچستان میں 20 کروڑ ڈالر کے پانی کا منصوبہ معطل کر دیا، کس وجہ سے جناب اسپیکر؟ تین سال سے کوئی غاطر خواہ پیشافت نہیں ہوئی۔ فنڈز کی تقسیم سے سول ورکس اور بہتر کنٹرول کا فقدان ہے اسلئے عالمی بینک نے اور بد قسمتی سے ہمارے وزراء بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ نے اتنی بڑی تمہید باندھی اور انہوں نے بہت بڑی تقریری کی ہمیں اندازہ تھا کہ شاید وہ ہمیں ایک عرصے سے جو ایک

احتجاج کرتے جا رہے ہیں اُس دن وہ ہمیں تسلی دیگا، جس طرح نواب صاحب ہمارے پرانے CM بھی اوروزیر خزانہ بھی رہے ہیں۔ بار بار اٹھ کر میرے خیال میں آج چوتھی بار ہے اس اسمبلی میں اٹھ کر۔ دوستوں کا شاید خیال ہے کہ ہم حکومت کو disturb کرنا چاہتے ہیں اور بعض دفعہ اخبارات میں بھی ہمارے خلاف بیانات آئے ہیں کہ اپوزیشن غیر ضروری طور پر احتجاج کر رہی ہے۔ جناب اپیکر! آپ حکومت کی اہلیت کا اس بات سے اندازہ لگاسکتے ہیں کہ بلوچستان میں اس وقت، بلوچستان کے 80% لوگ ہم سو شل میڈیا پر دیکھتے ہیں وہاں پینے کا صاف پانی ملتا نہیں ہے۔ ایک ہی جو ہڑ سے گدھے دوسرے جانور اور انسان پانی پینے ہیں۔ اور بلوچستان کو چھوڑ کر اس کوئی نہ کے اندر رہتے ہیں یہ ہمارا دار الحکومت ہے۔ روپرٹ کے مطابق 60% لوگ یہاں ٹینکر مافیا کے رحم و کرم پر ہیں۔ اور آج بدقتی یہ ہے کہ 32 ارب روپے بننے ہیں جب میں نے اس کا calculation کیا، یہ 20 کروڑ ڈالرز، یہ کس وجہ سے جا رہے ہیں؟ یہ اس وجہ سے جا رہے ہیں کہ ہماری حکومت اتنی نااہل ہے کہ اُن کے ساتھ صرف۔ اُن کا مطالبہ کیا ہے کہ جو بہتر کنٹرول۔ یعنی آپ ان پیسوں کو صحیح جگہ پر استعمال کریں۔ اور ہر چیز جب عالمی بینک کو یہ اندازہ ہے کہ یہ کل کرپشن کی نذر ہونے جا رہا ہے تو اسلئے انہوں نے آج یہ پیسے دینے سے انکار کر دیا۔ اور اتنی بڑی رقم کہ ہم پینے کے پانی کے لیے تو ایک طرف سے، اب میں بار بار اٹھتا ہوں کوشش کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر بلوچانا چاہوں مجھے خیال تھا کہ شاید کوئی اور میرے دوست اس اخبار کو پڑھا ہوگا اور اتنی بڑی رقم آج بلوچستان میں پینے کا صاف پانی نہیں ہے، وہ جا رہی ہے۔ لیکن اُس دن جو وزیر اعلیٰ کے ترانے تھے، میرے خیال میں اُس نے ڈیڑھ گھنٹہ ایک ایسی لمبی تقریر کی ”کہ good governance ہے، کرپشن ختم ہو گئی، بلوچستان میں شہدار و دودھ کی نہریں بہر رہی ہیں، ہر بندہ خوشحال ہے۔“ اور اتنی بڑی لمبی تقریر کے بعد اُس نے اٹھ کر یہ بھی challenge کر دیا ”کہ اپوزیشن اپنا کام کرے جو کرنا چاہتی ہے کرے، بھلے جائے وہ عدالتوں میں“۔ ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے ہماری خدا نخواستہ اُن سے کوئی ذاتی دشمنی ہے۔ ہم نے کہا کہ بلوچستان کی جو PSDP ہے جناب اپیکر! میرے خیال میں آپ کی گزشتہ دنوں کی جو سو شل میڈیا پر با تین viral ہوئی ہیں تو اس بات سے بھی میرے خیال میں آج ہر بندہ اندازہ لگاسکتا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اہلیت کیا ہے اور اس گورنمنٹ کی سنجیدہ پن کیا ہے۔ جناب اپیکر صاحب! گزشتہ دنوں ہمارے دوستوں نے جو ہم نے PSDP کا ریکارڈ مانگا تھا تو دو صفحوں کا ہمارے ہاتھوں میں تھا دیا۔ اُس کے اندر کوئی detail نہیں تھی جناب اپیکر صاحب! میں نے ہمارے اپوزیشن لیڈرنے اور ہمارے دوستوں نے، احمد نواز نے، یونس عزیز زہری

نے اٹھ کر PSDP کے کاغذات ہم ACS کے پاس لے گئے اور ACS سے کہا کہ ہمیں اس کی detail چاہیے۔ تو اس نے detail دینے سے صاف انکار کر دیا ”کہ حکومت کی طرف سے پابندی ہے آپ اس کو اسپیکر صاحب کے پاس لے جائیں اور پھر ہم یہ detail دینے کے پابند ہیں۔ ویسے اس سے پہلے بھی یہ کوشش ہو رہی ہے کہ مجھے یہاں سے ٹرانسفر کیا جائے۔ آپ لوگوں کو یہ ریکارڈ دینے کے بعد شاید میں اس عہدے پر اس post پر نہیں رہوں گا“۔ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں آج بھی ہمارے ہاتھوں پر کالی پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ ہمارے سارے دوست میں چاہتا تھا اس وقت کے میں اس پربات کروں وہ سب ادھر ادھر چلے گئے۔

جناب اسپیکر: کیوں black day ہے؟

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر! ایوان کی سنجیدگی کا اس بات سے اندازہ لگاسکتے ہیں ایک تو ارکین اسمبلی اور ہمارے وزراء سب غائب ہو گئے، اور دوسری طرف جب ہم وہ... (مداخلت)

جناب اسپیکر: نہیں آپ لوگوں کا شکریہ کہ آپ لوگوں نے سرکاری کارروائی میں کورم کو برقرار کھا، یہ اپوزیشن اور بلوچستان کی روایات بالکل اس چیز میں آپ لوگوں کو میں شabaاثی دیتا ہوں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: وہ سیٹیں، جہاں ہمارے بیورو کریٹس کو ہمارے سیکرٹریز کو ہونا چاہیے تھا، وہ بھی میرے خیال میں خالی جا رہا ہے۔ اور خاص کر پرلیس کے دوستوں سے میں گزارش کروں گا کہ ان خالی کرسیوں کی ایک تصویر ضرور لے لیں۔ اور اس بات سے تاکہ ہماری حکومت کتنی سنجیدہ ہے۔ سب سے پہلے میرے خیال میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو اس کی ایک clip وہاں بھیج دینی چاہیے کہ آپ کی حکومت کی کارکردگی کیا ہے۔ جناب اسپیکر! ہم چاہتے ہیں کہ تمام مسئلے ہم مل بیٹھ کر حل کریں، ہم نے بہت کوشش کی میرے خیال میں وزیر اعلیٰ سے دو تین ملاقاتیں بھی کی ہیں کہ PSDP پر ہمیں ساتھ لے کر چلیں۔ اُس نے کمیٹیوں کے اوپر کمیٹی بنائی لیکن ان کمیٹیوں نے آج تک اُس مسئلے کا کوئی حل نہیں نکالا۔

جناب اسپیکر: کمیٹی بنائیں بھی آپ لوگ خوش نہیں ہیں، نہیں بنائیں بھی خوش نہیں ہیں، پتہ نہیں اپوزیشن کس بات پر خوش ہو گی؟

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! آپ اس بات سے اندازہ لگاسکتے ہیں کہ کوئی سے تعلق رکھنے والے میرے ایک وزیر عبدالغفار ہزارہ صاحب خود کہتے ہیں کہ ہمیں اسکوں نہیں چاہیے، جب وہ کہتا ہے کہ ہمیں اسکوں نہیں چاہیے تو مجھے یقین ہے کہ اُس ایریا میں جہاں وہ رہتا ہے، وہ دو بھائی تین کلومیٹر کے area میں جہاں اُس کا حلقة ہے، اُس کو سپتال بھی نہیں چاہیے، وہاں یہ سب کچھ ہے۔ اُس کو بھلی کی بھی سہوتیں میسر ہیں جناب اسپیکر!

اُس کو پانی کی بھی سہولتیں میسر ہیں۔

جناب اپیکر: اُنہوں نے اپنے علاقے میں کام کیے ہوں گے نا۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اپیکر صاحب! اُس کو یہ تمام سہولتیں میسر ہیں لیکن اُس حلقے کا اندازہ لگائیں جس کا ذکر اُس دن مولوی نور اللہ صاحب نے کیا، آپ اُس حلقے کا ذکر کریں جناب اپیکر صاحب! جہاں لوگ جانور اور انسان ایک ہی جو ہڑ سے پانی پیتے ہیں۔ جہاں یہ تمام سہولتیں ناپید ہیں۔ ہم اس لیے اس PSDP پر واویلا مچاتے ہیں جناب اپیکر صاحب! کہ ہم اس PSDP سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس PSDP کے اندر جو اس کو filter کیا جا رہا ہے۔ اس میں جو پسند اور ناپسند کے حلقے شامل کیئے جا رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں اس PSDP سے آپ سمیت جو گزشتہ دنوں آپ کے بیانات آئے تھے کہ میں یہ PSDP جب آپ وزیر اعلیٰ تھے آپ کے ہی دور میں PSDP بنی تھی اور پھر یہ پاس بھی ہوئی تھی۔ آپ کل بھی حکومت میں تھے جناب اپیکر صاحب! کل آپ وزیر اعلیٰ تھے آج بھی حکومت میں ہیں آپ اپیکر کے اس منصب پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اپیکر: آج میں حکومت میں نہیں ہوں، میں Custodian House کا۔ اُسکیلیں اپوزیشن اور گورنمنٹ میرے لیے برابر باریں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: تو جناب اپیکر صاحب! چونکہ میں نے ایک لمبی تقریر کرنی تھی ہمارے دوست شاید تو میں یہ کہتا ہوں کہ جناب اپیکر صاحب! یہ پسند اور ناپسند کا سلسلہ اب ختم ہونا چاہیے۔ PSDP کا ہم نے ذکر کیا اُس کو یا اس ایوان میں لانی چاہیے یا جناب اپیکر! آپ اس پر ایک کمیٹی بنائیں اور یہ کمیٹی اپوزیشن۔۔۔

جناب اپیکر: اُس پر ہم نے لکھ دیا ہے، وہ لا کیں، اگر اُس کے بعد ہم دیکھتے ہیں۔ اب اس پر کمیٹی بنائے کے ملک صاحب کیا کریں گے۔ مارچ گئے، ابھی تو اسلام آباد میں نئے بجٹ کی تیاری شروع ہو گئی ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوی: آغا صاحب! آپ خاموش ہو جائیں، آپ نے بات نہیں کی ہم نے آپ کو دو دفعہ موقع بھی دیا کہ آپ point of order پر بات کریں۔ جناب اپیکر صاحب! میرے خیال میں یہ سنجیدہ مجلس ہے۔ میں بات کر رہا ہوں۔

جناب اپیکر: ملک صاحب! آپ کمیٹیوں کے پیچھے لگ رہے ہیں کہ آپ کے پاس time ہی نہیں ہے۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اپیکر! ہمیں معلوم ہے کہ یہ پسند حلقوں میں گئے ہیں لیکن ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ کون ہیں جن کو نوازا جا رہا ہے۔ ہم اپنے علاقوں میں اس کو دکھانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے عموم کو اس چیز کو دکھانا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: وہ ابھی monday کو پیش کر رہے ہیں انشاء اللہ اس پر مزید بات کرتے ہیں۔
ملک نصیر احمد شاہواني: اور جناب اسپیکر صاحب ایک بات اور بھی میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں کہ اس PSDP کا حساب ہم ضرور لیں گے۔ اس PSDP میں جو بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اس کا حساب ہم ضرور لیں گے۔
 اپوزیشن اس کا حساب ضرور لے گا اور یہ احتیاج جاری رہے گا۔ بہت مہربانی۔

جناب اسپیکر: شکر یہ۔

میر محمد اکبر مینگل: میں بلوچستان اسمبلی کے حزب اختلاف کے تمام دوستوں کی جانب سے بلکہ ایوان کی جانب سے ساتھی سردار یار محمد رند صاحب کو وزیر اعظم کے خصوصی معاون جو بنے ہیں، اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہمارے مسئللوں پر بلوچستان کی بدحالی میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب اسپیکر: thank you

میر محمد خان لہڑی (مشیر برائے وزیر اعلیٰ حکومتہ ٹانوی تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں سردار یار محمد رند کو وزیر اعظم کا معاون خصوصی اپنی جانب سے اپنی پارٹی کی طرف سے بننے پر welcome کہتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ملک صاحب نے یہاں ایجوکیشن کے حوالے سے کچھ issues اٹھائے، تو اس کا میں اُس کو جواب دینا چاہتا ہوں کیونکہ کہ تقریباً تین چار دن پہلے ہماری کمیٹی کا ایک مینگ ہوا وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں، سطح recruitment policy کا۔ اس سے پہلے department نے جوازت ہاردیے تھے وہ divisional سطح پر تھے۔ پہلے جیسے CM صاحب نے یہاں کہا کہ ہم نے ابھی ایک recruitment policy ڈسٹرکٹ وائز ہائیکمیٹر کے فرض کریں اگر نصیر آباد کی post ہو کوئی جھل مگسی کا بندہ وہاں apply نہیں کرے۔ اگر جھل مگسی کا ہے تو division سطح پر ہے وہ نصیر آباد کا بندہ جائے وہاں apply نہیں کرے۔ اُس پر recruitment policy کچھ laws پر ہم change لانا چاہتے ہیں۔ جس میں ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں ہمارے secretary law ہیں، already اس پر secretary S&GAD and secretary finance کام کر رہے ہیں۔ ملک صاحب نے جو کہا کہ ہمیاں اور ایجوکیشن کے حوالے سے یہاں جو بھرتیاں ہو رہی ہیں۔ ہم نے اشتہار دے دیے ہیں ہر اخبار میں آپ چیک کریں ہم نے یورو میں اشتہار دے دیے ہیں ہمارے بورڈ آفس کے اشتہار ہے، ہمارے شیکسٹ بک بورڈ کے اشتہار ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے director schools کے جو اشتہار ہیں بالکل اخبارات میں لگے ہوئے ہیں۔ کیونکہ نئی جو recruitment policy change میں ہم law میں ہم تو اس کے بعد دوبارہ ہم یہ اشتہار دے دیں گے کیونکہ پہلے جب اس میں ہم change لے آرہے ہیں تو اس کو ہم دوبارہ

دینگے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ایک ہمارا بورڈ ہے، بورڈ چونکہ already بلوچستان میں صرف ایک ہی ہمارا ہے تو اس پر ابھی تک ہم نے interviews نہ اعلان کیا ہے اور نہ ہم اُس کو دیکھتے ہیں۔ اور دوسرا نیکست بک بورڈ ہے، ایک ادارہ ہے جو اساتذہ کو تربیت یہاں دے رہا ہے۔ ابھی تک اُس میں کچھ نہیں ہوا ہے اگر ملک صاحب کے پاس کوئی ثبوت ہے وہ لائیں، پیش کریں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب اسپیکر: جی شکریہ۔ جی سردار صاحب، سردار صاحب بات کریں گے بعد میں مبارکباد دیتے رہیں۔

جناب دنیش کمار: جناب اسپیکر صاحب! بہت بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے ہمارے ہر دل عزیز سردار سردار یار محمد رند صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ میں جناب عمران خان صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گیس پانی بجلی جیسی اہم وزارتوں کا معاون خصوصی سردار یار محمد صاحب کو مقرر کیا ہے۔ اُس کے لیے ہمیں بہت خوشی ہے اور ہمیں سردار صاحب سے امید ہے کہ جس انداز میں بلوچستان کے ساتھ بجلی، گیس اور پانی کے حوالے سے ظلم کیا جاتا ہے سردار صاحب اُن چیزوں کو حل کریں گے۔ اور جو یہاں کیسکو چیف بیٹھا ہوا ہے جو ہماری سننے کے لیے تیار نہیں ہے اُنہیں جلد از جلد بلوچستان بدر کریں گے۔

جناب قادر علی نائل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے میں اپنی جماعت کی جانب سے قابل احترام سردار یار محمد رند صاحب کو وزیر اعظم کا معاون خصوصی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور موقع رکھتا ہوں کہ جن شعبوں میں اُنہیں معاون کے اختیارات حاصل ہیں اُن شعبے میں بلوچستان کے حوالے سے بہتری آئے گی۔

جناب اسپیکر! یہاں گزشتہ کئی اجلاسوں میں PSDP کے حوالے بات ہو رہی تھی جس کے نتیجے میں یہاں جناب اصغر صاحب نے کہا کہ جو ترتیب یا جو قواعد و انصباط کا رہے، اُس کی یہاں ہمارے ہاؤس میں مسلسل خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ point of order یہاں چار گھنٹے بات ہوئی ہے، جس کا نوٹس نہیں لیا گیا۔ یہاں بہت سارے جو ایجمنڈے ہیں، اُن کا پلندہ مسلسل بھاری ہوتا جا رہا ہے لیکن اسمبلی کی کارروائی آگے نہیں بڑھ رہی ہے۔ جس طرح سردار صاحب نے کہا تھا اُن بلوچ صاحب کا انتہائی اہم توجہ دلاؤ نوٹس تھا طلباء تنظیموں پر پابندی کے حوالے سے اُس پر بھی بحث نہیں ہو رہی۔

جناب اسپیکر: آپ کیا کہد رہے ہیں کہ اسمبلی کا پلندہ بھاری ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا ہے۔

جناب قادر علی نائل: جو ایجمنڈے میں باقی ہیں وہ آگے نہیں بڑھ رہی ہے پلندہ بھاری ہو رہا ہے اور ہم لوگ چیچے جس طرح انہوں نے کہا کہ جو باقی تھیں جو تحریک تھی اُس پر بحث نہیں ہوئی۔

جناب اسپیکر: پلندہ تو گورنمنٹ کی طرف سے ہے۔ نائل صاحب آپ گورنمنٹ میں ہیں پلندہ سارا

گورنمنٹ کی طرف سے آتا ہے۔

جناب قادر علی نائل: پلنڈہ ایک لفظ ہے اردو میں جس کے معنی ہے یہ صفحات ہیں۔

جناب اسپیکر: جتنے بھی صفحات آئے ہیں وہ آپ کی گورنمنٹ کی طرف سے آئے ہیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں گورنمنٹ کا۔

جناب قادر علی نائل: جی میں بتا رہا ہوں، میں ہاؤس کے حوالے بتا رہا ہوں جناب اسپیکر یہاں روایات کی بات ہو رہی ہے۔

انجینئر زمرک خان اچنڈی (وزیر رعاعت و کواپریٹو): جناب اسپیکر! ایک بار سردار صاحب بات کریں پھر یہ جو بھی بات کرنا چاہے آپ اس کو موقع دے دیں۔

جناب اسپیکر: میرے خیال میں آپ کو موقع دے دینگے سردار صاحب کو دو منٹ دے کر پھر آپ بات کر لیں۔ جی سردار صاحب! ہاؤس کی طرف سے آپ کو مبارک اُس اُمید کے ساتھ کہ آپ بلوچستان کے لیے جو مسائل ہیں ان کو حل کرنے میں آپ مددگار ثابت ہوں گے۔

سردار یار محمد رند: شکریہ اسپیکر صاحب، شکریہ میرے سارے colleague دوست جنہوں نے مجھے welcome کیا، مجھے عزت دی۔ میں اپنی پارٹی کی طرف سے بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک بلوچستان کے حوالے سے responsibility دی ہے، میں کوشش کروں گا کیونکہ یہ تین ایسے issues ہیں یہاں پر، جو بہت زیادہ serious ہیں بلوچستان کے اندر۔ خاص طور پر آبی و سائل، water، اُس کے علاوہ petroleum میں اپنی capacity کے اندر، اللہ نے مجھے جواہیت اور صلاحیت دی ہے، میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ میں بلوچستان کے ہر اُس علاقے میں جہاں جو کچھ اُنکی ضرورت ہوگی، بلا کسی تمیز، بلا کسی تفریق، بلا کسی زبان، بلا کسی علاقے کے میں 18 مہینے پہلے بھی food and agriculture minister کا میں رہ چکا ہوں کہ اُس وقت وہ پاکستان کی تیسرا بڑی ministry تھی۔ بلوچستان کے لوگ گواہ ہیں کہ میں نے 4 سو سے زیادہ نوکریاں دیں اور جس میں 16 direct سے لیکر 19 گریڈ کے officer بھی تھے۔ اور یہ بھی ہم آپ کو بتاتا چلوں کہ 19% سے زیادہ لوگ ہمارے ثوب division کے، کوئی division کے لوگ تھے۔ ہم نے ان کو گھر بلا کے اُنگے گھر order بھیج۔ میں اپنے رب سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ میرے علاقے نے، میرے لوگوں نے جو مجھے پر اعتماد کیا ہے میں آپ کو یہ یقین، اسمبلی کو، آج اُس حوالے سے اور میرے پارٹی کے میرے دوست ہیں، بھائی ہیں، میری تو responsibility ہے اُن کی خدمت کرنا، گورنمنٹ میں میرے جو colleague ہیں میرے دوست

ہے بھائی ہے میں یہ بات آج افسوس ہے کہ اپوزیشن میں ہمارے دوست اپنے سیٹوں پر کم ہے میں اسی لیے request کر رہا تھا۔ اگر ایک ایک گھنٹہ تقریبی لوگ کریں گے تو اسمبلی کا یہی حالت ہو گا کہ صرف تقریر کرنے والا ہو گا اور جناب ہوں گے، یہ آپ کے ڈپلی اسپیکر صاحب ہوں گے، تیراممبر نہیں ہو گا۔ تو ظاہم کے لیے ایک لمب ہونا چاہئے۔ اب یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس لیے کہ میں نے اتنی بھی تقریر کر دی to the point بات ہونی چاہئے۔ اسمبلی کا ایک ڈیکورم ہوتا ہے ایک عزت ہوتی ہے اُس کے ظاہم کا اُن کے لوگوں کا یہاں کے ممبر کا اور ہمارے اسپیکر آپ جناب کا ایک بہت قیمتی ظاہم ہوتا ہے۔ ہمیں تھوڑی سے اچھی اور ثابت روایات ڈالنی چاہئیں۔ اب میں کیا کہوں دوستوں سے ابھی کچھ دیر پہلے کچھ دوست ہماری بات کر رہے تھے۔ فنڈز کے لیے۔ میرا ایمان ہے کہ فنڈز سب کو ملنے چاہئیں خواہ گورنمنٹ میں ہوں وہ اپوزیشن میں ہوں۔ ہاں کیونکہ اپوزیشن نے اپنا ایک اُس کی بھی ایک ذمہ داری ہوتی ہے لوگوں نے اُن کو ووٹ دیئے ہوتے ہیں۔ مگر جو صاحب اقتدار ہوتے ہیں جو گورنمنٹ میں ہوتے ہیں تو وہاں کے لوگوں نے اُن کو زیادہ ووٹ دیئے ہوتے ہیں اُن کے زیادہ ممبر ہوتے ہیں۔ تو ایجاد اتو گورنمنٹ کا ہی ہونا چاہئے مگر اُس ایجاد کے اندر جو اُن کی ترجیحات ہیں جو وہ سمجھتے ہیں اپنے علاقوں کے لیے بھی اپوزیشن کے لئے بھی اُن کو اس پر غور ضرور کرنا چاہئے۔ ہاں میں اپوزیشن کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کاش کو وہ یہاں آج موجود ہوتے کہ میں بھی ایک وقت میں MPA میں ہوں۔ پانچ سال ہر MPA کو جو directly میں دیئے گئے تھے، 1 ارب 27 کروڑ۔ جناب! میں اُس کا ایک victim ہوں۔ مجھے 1 سو 27 روپے بھی نہیں دیئے گئے تھے۔ اور معدرت سے اُس وقت اُنکے اتحادی اور حکومت میں تقسیم کئے گئے تھے میرے فنڈز۔ جیسے کوئی لاوارث مر جاتا ہے۔ لاولڈ ہو جاتا ہے تو اُس کا اور تھقیل کیا جاتا ہے۔ میرے کچھ کے لوگوں کے اس طرح اُن کو لاوارث کر کے وہ فنڈ تقسیم کئے گئے۔ میں وہ وقت بھی یاد دلانا چاہتا ہوں مگر میں یہ کہتا ہوں یہ روایات غلط تھیں۔ نہیں ہونی چاہئیں۔ کیونکہ کل ہم بھی اپوزیشن میں ہو سکتے ہیں۔ جمہوریت، ایک democracy ایک سوچ کا نام ہے۔ جمہوریت ڈنڈے کا نام نہیں ہے۔ زوروز برستی کا نام نہیں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہاں مجھے کہا گیا ہے کہ آپ بلوچستان میں اس کی اپنے محکموں کی دفاتر کھولیں، میں پورے اپوزیشن کے دوستوں کو یہ حق ہے میرے اوپر۔ اُن کی جھٹ ہے مگر میں اپوزیشن کے ایک ایک فرد کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ اگر میں آپ کے کسی علاقے کے لیے، کسی فرد کے لیے، میں آپ کی خدمت کر سکتا ہوں، میرے دفتر، میرا آفس اور میں 24 گھنٹے آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ اگر تعاویں میرے ساتھ رہے گا آپ کی support میرے ساتھ رہے گی۔ تو انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ جو کچھ میں کر سکتا ہوں اُس سے زیادہ کروں گا تو میں سارے دوستوں کا شکر گزر ہوں جنہوں نے مجھے

کیا۔ اور سارے House کا بھی اپوزیشن کا بھی اور میں آپ کا بھی شکرگز رہوں کہ آپ نے مجھے welcome time دیا اسپیکر صاحب بہت بہت شکر یہ۔

جناب اسپیکر: جی شکر یہ سردار صاحب۔ جی زیرے صاحب آپ کو نہیں دوں گا تو آپ کہیں گے کہ مجھے پتہ نہیں کیوں نہیں دے رہے لیکن کبھی کبھی آپ جذباتی ہو جاتے ہیں۔ جی جی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں نہیں میں جناب اسپیکر آپ کا بہت مشکور ہوں جس طرح ہمارے ایک فاضل دوست نے کہا کہ ہماری ایک تحریک التو اخی وہ بحث کے لیے بہت ضروری مسئلہ ہے۔ جناب اسپیکر! لوگوں کی زندگی کا مسئلہ ہے۔ 20 مارچ کو سنگواری میں لال کٹائی پیپک پوسٹ ہے لیویز کی، اُس پر رات کوئی 4:00 بجے کے قریب وہاں حملہ ہوا ہشتنگر دی کا۔

جناب اسپیکر: جی زیرے صاحب! میرے خیال میں۔ زیرے! مجھے ایک منٹ سنیں نا۔ جو کارروائی، بالکل آپ کی genuine point ایک منٹ مجھے تو سنیں بالکل ہے۔ اور اس حوالے سے آپ نے، اصغر خان نے، کیونکہ یہ جو اپوزیشن کے شورشرابے میں وہ تین دن میں نہیں آسکی اب اس کو باقاعدہ بحث کے لیے۔

نصراللہ خان زیرے: اسپیکر صاحب! میں جاننا چاہوں گا یہ دو تاریخ کو ہمارا اجلاس ہے آسمیں۔۔۔ (مداخلت)

جناب اسپیکر: جب تک آپ لوگ چاہو گے اُس کو چلاتے رہیں گے، اُس دن پیش کریں، اُسی دن بحث کرائیں گے۔۔۔ (مداخلت)۔ نہیں، وہ اُس پر بحث ہو گی نا۔ زیرے صاحب! غیر ضروری کوئی کر رہا ہو۔ وہ باقاعدہ آرہا ہے تو اُس پر آپ آج بحث کریں گے پھر اُس دن اُسکی ضرورت، چلو۔ جی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: مجھے آپ 5 منٹ دے دیں۔ کیا اس میں کیا مسئلہ ہے جناب اسپیکر! ٹھیک بالکل ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: زیرے صاحب! میرے خیال میں اس issue کو، زیرے صاحب! اس کا باقاعدہ آپ کو 2 تاریخ کو پیش بھی کریں گے اور بحث کے لیے منظور بھی کریں گے۔ ہو جائے گا۔ آپ کے پاس rule ہے وہ میں کر دوں گا اُسی دن کر لیں گے مسئلہ نہیں 2 تاریخ کو ہی ہو گا۔ آپ اُس پر بحث بھی کر لیں۔ ہاں نا! پھر آپ وہ کریں گے، وہ کریں گے۔ thank you۔۔۔ (مداخلت) لیکن وہ پھر اُس دن آپ کی تحریک منظور نہیں ہو گی نا، آپ جو تحریک لائے ہیں، کیسے اُس کو بحث کر کے اُس کو منظور کرو گے نا؟ باقاعدہ اُس کو بحث کر کے منظور کر دو۔ اب آپ کے پاس table تو ہے نہیں۔ thank you۔ زیرے صاحب! کہ آپ نے میری بات سنی، پہلی دفعہ ورنہ تو آپ کسی کی نہیں سنتے۔ جی صدقیقی صاحب! ہاں!

جناب عبدالواحد صدیقی: کورم پور انہیں ہے جناب اپسیکر صاحب۔

جناب اپسیکر: کورم کدھر ہے؟ ویسے بھی کارروائی ختم ہے، پورا ہے نہیں پھر ہم وہ adjourn کریں گے۔

اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 02 اپریل۔ اچھا! اُس میں وہ سنجاوی والا بھی سیکرٹری صاحب! لا تین اور اُسی دن اُس پر بحث بھی ہو۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 2 اپریل 2019ء بوقت شام 00:45 بجے تک کے لئے ماتوقی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس سے پہر 02 بجکر 40 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

